حُسنِ معاشرت

مسلمان لڑکیوں کے لیے
گھریلو زندگی، پرورشِ اولاد، خانہ داری اور
حسنِ اخلاق کا سبق دینے والی کتاب

مصنفہ

مخدومہ خیر النساء بہترؒ

(والدہ معظمہ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ)

ناشر

مکتبہ اسلام ۱۷۲/۵۴ محمد علی لین گوئن روڈ لکھنؤ

۲۴ واں ایڈیشن

۱۴۳۳ھ ـــــــــــ ۲۰۱۲ء

نام کتاب:............ حسنِ معاشرت

مصنفہ:............ مخدومہ خیر النساء بہتر

کمپوزنگ:............ نازیہ حامد (ڈالی گنج، لکھنؤ)

طباعت:............ کاکوری آفسٹ پریس، لکھنؤ

قیمت:............ Rs. 20/-

ناشر

مکتبہ اسلام ۱۴۲/۵۴ محمد علی لین گوئن روڈ لکھنؤ

فہرست مضامین

باب ششم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ وتعارف

مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

میرے لیے بڑی مسرت وسعادت کی بات ہے کہ میں اپنی والدہ مرحومہ کی مقبول کتاب ''حسن معاشرت'' کے بارھویں ایڈیشن (۱) کے لیے بطور پیش لفظ چند لفظ لکھ رہا ہوں، اولاد کے لیے اپنے والدین کی ہر خدمت سعادت ہے لیکن جس کام سے والدین کو زیادہ دلچسپی ہو، اس میں ان کا ہاتھ بٹانا اور شریک ہوجانا اور زیادہ سعادت مندی کی بات ہے اور اس سے ان کی رضا مندی اور اللہ کے یہاں قبولیت کی زیادہ امید کی جاسکتی ہے۔

مجھے اپنے بچپن کی بات یاد ہے کہ والدہ صاحبہ کو بچیوں کی تعلیم وتربیت، ان کی دینی واخلاقی اصلاح وترقی سے کتنی دلچسپی تھی ان کو اس کی کتنی فکر رہتی تھی، پھر ان کو لکھنے کا کتنا ذوق تھا اور اس میں وہ کتنی محنت

(۱) الحمد للہ اب اس کا بیسواں ایڈیشن نئی کتابت (کمپیوٹر) سے شائع ہورہا ہے۔ (حمزہ)

کیا کرتی تھیں، ان کو اپنی تصنیفات کتنی عزیز تھیں، اور خاص طور پر اس کتاب ''حسن معاشرت'' کو انھوں نے کتنے ذوق وشوق سے لکھا تھا، اور اللہ نے اس کتاب سے خاندان کے اندر اور خاندان کے باہر کتنا فائدہ پہونچایا، جب انھوں نے یہ کتاب لکھی تھی اور اس کے چھپنے کا بھی کوئی سامان نہ تھا، نہ یہ گھر کا ''مکتبۂ اسلام'' تھا، جو ان کی کتابیں اب تک تبرک سمجھ کر چھاپتا ہے، اور نہ وہ ادارے تھے جو ہماری کتابیں بڑے شوق سے چھاپتے اور شائع کرتے ہیں، اس وقت اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا تھا، کہ اس کے دسویں یا بارھویں ایڈیشن کی نوبت آئے گی۔

ہندوستان میں بچیوں اور مسلم خواتین کے لیے اچھے سے اچھے لکھنے والے پہلے بھی موجود تھے اور اب بھی موجود ہیں، اور عمدہ سے عمدہ کتابیں لکھی گئیں اور شائع ہوئیں۔ والدہ صاحبہ نے جو کچھ تصنیفی کام کیا، اپنے شوق، دلی لگن اور توفیق الٰہی سے کیا، اصلاح تو اصلاح کوئی مشورہ دینے والا اور کوئی ہاتھ بٹانے والا بھی نہیں تھا، ایک ایسے خاندان میں انھوں پرورش پائی جس کی خاص روایات تھیں، اس خاندان میں مردوں میں تو بڑے پایہ کے مصنف گزرے ہیں، عربی اور فارسی میں بھی اور اردو میں بھی، اور ان میں سے بعض کی شہرت

ہندوستان کے حدود سے متجاوز ہو کر دنیائے اسلام بلکہ دنیائے علم کے دور دراز گوشوں تک پہونچی، لیکن مستورات اور خواتین میں وہ خاندان کی پہلی اہلِ قلم اور صاحبِ تصنیف تھیں، تصنیف و تالیف تو بڑی چیز ہے، مضمون لکھنا بھی اس زمانہ کے رواج کے لحاظ سے بڑی ہمت و جرأت اور بڑے کمال و قابلیت کی بات تھی، لیکن اللہ جس سے کام لے اور جس کو علم و قابلیت کی دولت عطا فرمائے، ان کے قلم سے دو نثر کی کتابیں ''حسن معاشرت'' اور ''ذائقہ'' اور ایک حمد و نعت و مناجات کا دلآویز اور رقت انگیز مجموعہ ''بابِ رحمت'' کے نام سے نکلا، اور وہ تینوں کتابیں ایسی مقبول ہوئیں کہ بار بار ان کے ایڈیشن نکلے اور ان کا سلسلہ جاری ہے۔

عزیز القدر مولوی سید محمد حمزہ حسنی ندوی سلمہ کی بڑی سعادت مندی اور لیاقت کی بات ہے کہ وہ اب اپنے خاندان کے بزرگوں کی کتابیں دوبارہ چھپوا رہے ہیں، اور ان کی عمدہ سے عمدہ طباعت و اشاعت کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ ابھی انھوں نے ہمشیرۂ مرحومہ امۃ اللہ تسنیم صاحبہ کی مقبولِ عالم کتاب ''زادِ سفر'' کو بڑی آب و تاب سے چھاپا، اب انھوں نے اپنے خاندان کی بزرگ ہستی اور سرپرست جن کی دعاؤں کا پھل ہم سب کھا رہے ہیں، یعنی میری والدہ محترمہ سیدہ خیر النساء صاحبہ

کی کتاب ''حسن معاشرت'' کو آفسٹ سے چھاپنے کا اہتمام کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو نہ صرف افراد بلکہ خاندانوں اور کنبوں کی زندگی بننے اور سنورنے کا ذریعہ بنائے اور اسی سے اس بگڑے ہوئے معاشرہ کو ''حسن معاشرت'' کا پیغام اور سبق ملے، جس کے زوال کی رفتار، تہذیب وتمدن کی ترقی کے ساتھ تیز سے تیز تر ہوتی جارہی ہے، اور خاندان تو خاندان شہر کے شہر اور ملک کے ملک اس سے محروم ہوتے جارہے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سعی جمیل کو مشکور ومقبول بنائے اور عمل کرنے کی توفیق دے۔

ابوالحسن علی ندوی

۸/ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ اٰتِنِیْ بِفَضْلِكَ اَفْضَلَ مَاتُؤْتِیْ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ

مقدمہ

مدت سے یہ خیال تھا کہ کوئی ایسی کتاب لکھوں جس سے دلچسپی بھی ہو اور نصیحت بھی، مگر اب تک یہ خیال پورا نہیں ہوا تھا، دنیا کے جھگڑے کچھ ایسے درپیش رہے کہ موقع نہ ملا، اس وقت بیٹھے بیٹھے یہ خیال پیدا ہوا کہ بے کار زندگی کاٹنے سے کیا حاصل، کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی چاہیے۔ کئی روز اسی الجھاؤ میں دل رہا کہ اگر لڑکیوں کو اپنے پاس رکھتی ہوں اور کچھ سکھاتی ہوں تو دل اس قابل نہیں اور دماغ بھی ایسا نہیں رہا۔ یہ بار کس طرح سے اٹھا سکتی ہوں، اختلاج نے بالکل بے کار کر دیا ہے، خالی بیٹھنے سے وحشت گھیرتی ہے، اگر کچھ دیر لڑکیوں میں اور گھر کے جھگڑوں میں طبیعت بہلی بھی تو کیا، کسی کو کچھ فائدہ پہنچا نہیں، پھر یہ آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں، دل و دماغ جو خدا نے اپنی خاص

عنایت و مہربانی سے عطا کیے ہیں، بے فیض رہ جائیں، افسوس ہے، پھر افسوس ہے۔ کچھ تو ان سے فائدہ پہونچے، آخرکار یہ بات خیال میں آئی کہ اگلا خیال پورا کرنا چاہیے، یہی بہتر ہے اور عمدہ مشغلہ ہوگا، اس سے انشاء اللہ دوسروں کو فائدہ پہونچے گا، لیکن اس کے لیے زورِ قلم بھی چاہیے، اب نہ وہ دل ہے اور نہ دماغ، اور عقل بھی ویسی نہیں رہی اور کچھ قابلیت بھی نہیں، صرف ہمت کر کے خدا کے بھروسہ پر اُٹھ بیٹھی اور قلم دوات ہاتھ میں لے کر لکھنا شروع کیا یہ کہہ کر ؎

سہارے پر تری امداد کے بیڑا اُٹھایا ہے
فلک کا بوجھ اُٹھانے پر تلی ہوں ناتواں ہو کر

خدا سے دعا ہے کہ وہ خاطر خواہ میری خواہش پوری کرے اور اس سے لوگوں کو فائدہ عام پہونچائے اور یہی کتاب مثل اُستانی کے تمام لڑکیوں کو تعلیم دے، اسی غرض سے میں نے ایک اور بھی کتاب (۱) لکھی ہے تاکہ انتظام خانہ داری کے ساتھ لڑکیوں کو کھانے پکانے کے طریقے معلوم ہوں تاکہ وہ کسی کی محتاج نہ ہوں اور کفایت شعاری کے ساتھ کھانے پینے کا مزا اُٹھا سکیں اور گھر والوں کو آرام پہونچا سکیں۔

خیر النساء

(۱) یہ کتاب ''ذائقہ'' کے نام سے زیور طبع سے آراستہ ہو کر الحمد للہ بہت مقبول ہوئی (حمزہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچیوں سے باتیں

آؤ بچیو! جس گھر میں تم ابھی آرام کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہو اور پھر جس گھر میں تمھیں جانا ہے اس کا پورا پورا نقشہ میں تمھیں دکھاؤں، اگر تم کچھ بھی عقل رکھتی ہو تو فوراً سمجھ لوگی کہ ہم کہاں ہیں، اور کہاں جائیں گے۔ آج ہم کیا کرتے ہیں اور کل ہمیں کیا کرنا چاہیے اور کیا کیا معاملات درپیش ہیں اور پھر کیا کیا معاملات پیش آئیں گے، آج ہم الحمدللہ اپنے والدین کے زیر سایہ ہیں، ہمیں کوئی برائی نہیں پہونچا سکتا، کل ہم کس کے زیر سایہ ہوں گے، ترش روئی، بداخلاقی، بدمزاجی، آرام طلبی، کاہلی، تنہا خوری، خود غرضی، ان باتوں پر ہمارے والدین خاک ڈالتے رہتے ہیں، پھر ہماری عیب پوشی کون کرے گا، دوسرا کیوں برداشت کرے گا، اگر تم یہ معاملات خوب سمجھ لوگی تو نہایت آرام سے اپنے والدین کے پاس رہ کر بخوبی واقفیت حاصل کر لوگی کہ یہاں کیا کرنا چاہیے۔ اور دوسری جگہ کیا کرنا چاہیے۔ اس زندگی کا لطف کن باتوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔

اے بچیو! میں تمھیں بتاؤں، اگر تم غور سے سنو۔ اگر تم یہ زندگی

آرام وعیش اور لطف کے ساتھ بسر کرنا چاہتی ہو تو جو نصیحتیں میں کروں اس پر عمل کرو۔ تا کہ تمہاری پوری زندگی آرام سے گزرے۔

پہلے میں تمہیں والدین کے یہاں رہنے کا طریقہ بتاؤں گی جس سے تمہیں بہت کچھ تجربہ ہوسکتا ہے، پھر سسرال کا طرز، انداز دکھا کر اس کے برتنے کا طریقہ بتاؤں گی، جس کے باعث تم تمام معاملات سے واقف ہو جاؤ گی پھر تمہیں کوئی تکلیف نہ پہونچا سکے گا، بلکہ ہر شخص آرام پہونچانے والا ہوگا۔ تمھارے والدین خوش ہوں گے، تمھارے اخلاقِ ظاہری وباطنی دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی، تمھارے شوہر تم سے راضی اور تم پر مہربان رہیں گے اور تمام کنبہ تمھارا ہمدرد اور ہاتھ بٹانے والا ہوگا، تمھارے بڑوں میں جو اخلاق تھے وہ تمہیں حاصل ہوجائیں گے، تمھارا حسنِ انتظام دیکھ کر ہر شخص خوش ہوگا، ہر ایک تمھاری عزت کرے گا۔ قصہ مختصر یہ کہ پہلے ماں باپ کا گھر اپنے بل بوتے پر سنبھالو، اگر یہاں یہ رنگ رہا تو سسرال میں بھی یہی رہے گا۔ اب اسی سلسلہ میں یہ کہتی ہوں کہ سسرال میں جاتے ہی سب سے پہلے جو تمہیں کرنا ہے اور جس میں تمھارا امتحان لیا جائے گا وہ انتظامِ خانہ داری ہے، اور گھر کی صفائی، مہمانوں کی خاطر مدارات، عزیزوں کے ساتھ حسن سلوک، اور تمھاری دست کاری، اسی لیے سب سے زیادہ ضروری خانہ داری کا انتظام ہے، اگر یہ نہ آیا تو گویا تم کچھ نہ کرسکیں، ابھی تمہیں

بتانے والے اور سکھانے والے بھی موجود ہیں، کل کوئی پرسان حال نہ ہوگا، جو تم پر پڑے گی تمھیں اُٹھاؤ گی۔ جب تم آج نہ کروگی تو کل کچھ نہ بنے گا، اور بنے گا بھی، تو ہزار مصیبت اُٹھا کے، غفلت تمھاری خصلت اور عادت ہو جائے گی تو دوسروں کی نظر میں شرمندہ ہو جاؤ گی، پھر عزت کیسی اور کہاں کی خوشی۔ بچیو! میں یہ خوب سمجھتی ہوں کہ تم کبھی نہ کبھی ٹھیک ہو جاؤ گی جو تمھیں نہیں آتا ہے وہ سب آجائے گا، جو عیب ہیں وہ ہنر پیدا کرلیں گے، کیونکہ یہی دنیا کی مصیبتیں تمھیں سنواریں گی، مگر کس کام کا سنورنا، جب تمھارا بھلا چاہنے والے اور اچھی آرزو کرنے والے نہ رہیں گے۔

میری تو یہ خواہش ہے کہ ابھی سے تم وہ خوبیاں اور ہنر پیدا کرلو کہ جو مصیبتیں آنے والی ہوں ان کی یہ سپر بن جائیں، تمھیں اگر یہ خیال ہے کہ ہمیں سب کچھ آتا ہے اور موقع پر سب کچھ کرسکتے ہیں تو یہ غلط ہے۔ اگرچہ تم نے کبھی کبھار اپنے کپڑے سی لیے، یا کسی کپڑے کی کتر بیونت کرلی، یا کبھی ایک ہانڈی تیار کرلی، یا کسی کرتے، ٹوپی، بٹوے میں ایک بوٹہ بنا دیا، کلام مجید پڑھ کر صرف دو چار کتابیں لے بھاگیں کہ اس کے مسئلے مسائل اور ان کتابوں کے سببِ تالیف سے بھی واقف نہ ہوئیں، یہ بھی قابلیت کوئی قابلیت ہے اگر کوئی کچھ پوچھ بیٹھے تو دیکھتی رہ جاؤ، تمھیں لازم ہے کہ جس کام کی طرف توجہ کرو چاہے وہ کتنا ہی دشوار ہو، بآسانی کرکے رکھ دو، کسی کی مدد کی ضرورت نہ ہو، نہ تمھیں ماما رکھنے کی ضرورت ہو، نہ اپنے

بزرگوں کی تم محتاج ہو، نہ مردوں کی، ایسی ہوشیاری اور پھرتی سے کام کرو کہ مرد بھی حیران رہ جائیں، بچوں کی خدمت بھی اچھی طرح سے کرو، ان کی تیمارداری اور خانہ داری بھی کرتی رہو، یہ نہ کرو کہ ایک ضرورت پڑ جائے تو سو ضرورتوں کو کھو بیٹھو، ہر ایک بات کا خیال رکھو، کبھی کبھی باہر کی خبر لیتی رہو، اگر یہ سب وصف تم میں موجود ہوں تو بگڑی بھی بنا سکتی ہو اور اگر کوئی نقصان ہو جائے گا تو تمھاری عقل اسے ٹھیک کر دے گی، دوست کو دوست سمجھو گی اور دشمن کو دشمن، جو بات کہو گی، نہ خود نقصان اٹھاؤ گی نہ دوسروں کو پہونچاؤ گی، لڑائی جھگڑے تم سے کوسوں دور رہیں گے ہر جگہ تمھاری آؤ بھگت ہو گی، دشمن بھی تمھارے دوست بن جائیں گے، کسی کو تم سے شکایت کا موقع نہ رہے گا، تمھارے عاقلانہ برتاؤ کی وجہ سے ہر شخص محبت سے پیش آئے گا، اگر کوئی خلاف عقل بات بھی ہو جائے گی تو وہ خلاف عقل نہ معلوم ہو گی، عقلمند اگر بیوقوفی کی بھی کوئی بات کرتا ہے تو وہ بہتر سمجھی جاتی ہے اور بیوقوف بعض وقت اچھی بات بھی کہتا ہے تو وہ اچھی نہیں سمجھی جاتی، بیوقوف اپنی نادانی سے بنے ہوئے کام بگاڑ دیتا ہے، دوست کو دشمن بنا لیتا ہے اور عقل مند دشمن کو دوست، جو جو نصیحتیں میں کر چکی ہوں اور کروں گی ان کو سمجھنا اور کرنا سب عقل پر موقوف ہے، یہ خوب سمجھ لو کہ دنیا اور آخرت کی کل خوبیاں اسی عقل سے حاصل ہو سکتی ہیں، عقل وحیا دو بڑے جوہر ہیں۔ شرم بھی وہ چیز ہے کہ تمام عیبوں سے بچاتی ہے ۔ ●●

باب اول

میکہ

والدین کی خدمت واطاعت

ماں باپ کی خدمت اچھی طرح سے کرو، انھیں کسی وقت تکلیف نہ ہونے پائے، کھانا ان کی خواہش کے موافق اور وقت پر پیش کرو، جو کچھ کہیں اسے دل سے سنو اور مانو، اگر وہ کسی کام میں مشغول ہوں تو انھیں پریشان نہ کرو، اور وقت پر جس کھانے اور پینے کے عادی ہوں انھیں لا کے دو، ایک بات بار بار نہ کہو، ان کے کپڑے وغیرہ ٹھیک رکھو، اگر بدلنے کی ضرورت پڑے تو فوراً لا کے دو، پانی، صابن، تولیہ، یہ سب چیزیں مہیا کرو، ان کی جگہ اور بستر صاف رکھو۔ ان سے کبھی تنگ دل نہ ہو، ہر وقت حاضر رہو، کسی وقت اگر خفا ہوں تو آنکھیں چار نہ کرو، ان کی وہ محنتیں جو انھوں نے تمھارے ساتھ کی ہیں یاد رکھو، اپنی دست کاری سے پیدا کر کے ان کی خواہش پوری کرتی رہو، ان پر احسان نہ رکھو، اپنی ضرورتیں خود پوری کرو، ضرورت کا کاغذ، قلم، رنگ، سوئی

تاگہ، ریشم وغیرہ سب تمھارے ہاتھوں سے مہیار ہے۔ اگر یہ سب سامان تمھارے پاس موجود ہو اس وقت تم سمجھ سکتی ہو ہاں ہمیں بھی کچھ آتا ہے ورنہ تمھارا یہ خیال باطل ہوگا۔ مجھے پہلے یہ چاہیے کہ تمھارے ان عیبوں کی اصلاح کروں جو فطری نہیں بلکہ عارضی ہیں، اگرچہ تمھارے والدین کو ان کی طرف توجہ نہیں ہے مگر ایک روز یہ بے توجہی رنگ لائے گی، تمھاری بداخلاقی، لاپرواہی، کاہلی اور خودغرضی، آرام طلبی، بے ادبی، بخل وتمکنت، یہی وہ عیب ہیں جو ابھی تمھیں معلوم نہیں ہوتے، مگر جوں جوں عمر بڑھے گی، تمھارے حق میں زہر ہوتے جائیں گے، پھر نہ تمھارا کوئی عزیز ہوگا، نہ کوئی غیر۔ کوشش کرکے عقل وحیا، یہ دو خوبیاں اپنے میں پیدا کرلو، عقل موقع پر راہ بتانے والی ہوگی، شرم تمھیں برے کاموں سے روکے گی، ہر جگہ یہ خوبیاں تمھارا ساتھ دیں گی، تم کبھی ذلیل نہ ہوگی، تمھیں کوئی برا نہ کہہ سکے گا۔ جو مشکل تم پر پڑے گی تو اللہ کے حکم سے آسان ہو جائے گی۔ نظام عالم کا دارومدار عقل پر ہے، جتنی دانائی جسے اللہ نے دی ہے اتنی ہی خوبی کے ساتھ وہ کام کرتا ہے، ہر عمارت کا استحکام وانہدام عقل کی کمی بیشی پر موقوف ہے۔

بچیو! اپنے بزرگوں کو دیکھو اور ان سے عقل سیکھو اور ان ہی کی پیروی کرو، شرم وحیا اور عقل ودانش سے بہرہ ور ہو کر دین ودنیا کی فلاح وبہبود حاصل کرو، عزت اور فخر وخوبی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرو۔

جب تمھارے سامنے کسی قسم کی اچھی یا بری مثالیں نہ پیش کی جائیں اور گزشتہ زمانہ کے حالات وطرز معاشرت اور تعلیم وتربیت کا پورا نقشہ کھینچ کر نہ دکھایا جائے اور اُس وقت کی لڑکیوں کے انداز واضح الفاظ میں نہ ظاہر کیے جائیں تم ہرگز نہیں سمجھ سکتیں اور نہ وہ باتیں پیدا کر سکتی ہو جو دراصل انسانیت کے جوہر ہیں، نہ اپنے عیبوں کی تلافی کر سکتی ہو، کیا یہ تمھیں معلوم ہے کہ کون کون سے جوہرِ بے بہا تم سے مفقود ہیں اور کیا کیا مفید باتیں تم سے معدوم ہو رہی ہیں اور کن کن خوبیوں سے تمھاری ذات محروم ہے، تم نہیں جانتیں۔ کیونکہ تم بالکل ناتجربہ کار ہو، کسی کی تعلیم وتربیت کا اثر تم پر پڑا ہی نہیں، یہاں تک کہ تمھیں یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ تمھارے والدین تم سے خوش ہیں یا ناخوش۔

پہلے تعلیم وتربیت کیسے کی جاتی تھی

عام قاعدہ پہلے یہ تھا کہ بیبیاں بچیوں کو بلا کر اپنے پاس بٹھاتیں، ان سے مزہ مزہ کی باتیں کرتیں، نماز کی سورتیں یاد کراتیں اور رفتہ رفتہ احکام شریعت وفرائض اور واجبات دین پر عمل کراتی تھیں، جب اس طرف سے اطمینان ہو جاتا تھا تو حسن معاشرت کی تعلیم دیتی تھیں، ان کی معاشرت پر ہر وقت نظر رکھتی تھیں، اور ان کے ہر انداز کو دیکھتی تھیں، حالانکہ بچپنے سے ان میں کسی قسم کی آزادی وخود غرضی، بے حیائی اور بداندیشی نہیں پائی جاتی تھی، جیسے اس وقت لڑکیوں میں عام طور پر پائی

جاتی ہے اور اس وقت کی حالت بھی اس وقت سے بہتر اور قابل اطمینان تھی مگر اس پر بھی ان کا تربیت کے موقع پر خیال نہ کیا جاتا تھا، ان کی بے جا خواہش پوری نہ کی جاتی تھی، اس وقت کے تمام خیالات بزرگوں کو پسندیدہ اور کارآمد تھے، لڑکیوں کی مائیں اپنی اپنی لڑکیوں کو اپنے قبضہ میں رکھتی تھیں، ان کی راحت پر اپنی خوشی کو مقدم رکھتی تھیں۔ اور ان کو بچپن ہی سے شرم وحیا کے راستہ پر لگاتی تھیں، ان کی تعلیم وتربیت کا ان پر وہ اثر پڑتا تھا کہ پھر وہ کسی دوسرے کا اثر نہ لے سکتی تھیں، ان کی نشست وبرخاست کے لیے ایسی جگہ تجویز کی جاتی تھی جس کے باعث وہ تمام خرابیوں سے محفوظ رہتی تھیں، کبھی بے پردگی نہ ہوسکتی تھی، غیر عورتوں کا بھی وہاں گزر مشکل تھا، ماں یا بہن جو کسی وقت جاتی تھیں تو کچھ دیر بیٹھ کر انھیں کام سکھاتیں اور زندگی کے نشیب وفراز دکھاتی تھیں، اچھی باتوں کی ترغیب دیتیں اور بری باتوں سے نفرت دلاتی تھیں، ہر برے کام کا انجام بتا کے انھیں خوف دلاتی تھیں، کہ شادی ہونے پر بھی وہ نہ جاسکتا تھا۔ حیا وشرم کو جو ہر بنا کے دکھاتی تھیں اور بے حیائی کا ایسا اندیشہ پیدا کرتی تھیں جس سے وہ کانپ اٹھتی تھیں، ہر ایک سے پردہ کرنا، اور پردہ کرنے کا محل بتاتیں، ان باتوں کا یہ اثر ہوتا کہ ماموں وچچا سے بھی وہ بے تکلف نہ ہوتیں، ایک بچہ بھی گھر میں نہ آسکتا تھا، رشتہ کے بھائیوں سے بہت احتیاط رکھتیں، بلکہ پردہ کرادیتیں، رشتہ کے لڑکوں کا گھر میں بیٹھنا ناگوار

خاطر تھا، ضرورت پر بھی ضرورت کا لحاظ نہ کرتی تھیں، سوائے چچا، ماموں، باپ اور حقیقی بھائی کے اپنے ہاتھ کی تحریر کسی اور کو نہ دکھاتیں، شرم وحیا کے مشکل سے مشکل معاملہ کو نہایت آسانی وخوبی کے ساتھ طے کراتیں کہ ان کو وقت پر دشواری نہ ہوتی، خلاف شریعت کاموں سے روکتیں اور سوائے قرآن وحدیث اور دینیات کے کسی کتاب پر متوجہ نہ ہونے دیتیں، صاف کہہ دیتیں کہ ان چیزوں کے علاوہ دوسری چیزوں میں وقت صرف کرنا بیکار اور ہیچ ہے، نماز روزہ کی تاکید رکھتیں، وظیفہ اور دعا پر مائل کرتیں۔ دینیات کی تمام کتابیں ان کے پاس موجود رہتیں کوئی بات ان سے خلافِ دین سرزد نہ ہوسکتی تھی۔ اس وقت اگر علم دین کا چرچا نہ ہوتا تو خدا پرستی، دین داری اور حق شناسی کیونکر ہوتی، عورتیں تو عورتیں مرد بھی فقط کارآمد نفع بخش تعلیم پر توجہ کرتے تھے اور اسی کی خاطر تکلیفیں اُٹھاتے تھے، پھر آئندہ اپنی کوشش وتدبیر میں کامیاب ہوکر نہایت آرام وفراغت سے زندگی بسر کرتے تھے، کسی بات کا اندیشہ اور خوف نہ ہوتا تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس وقت اولاد بھی اپنے والدین کی تابعدار وفرمانبردار ہوا کرتی تھی اور یہ فقط ان کی تعلیم وتربیت کا اثر تھا، یا یہ کہو کہ ان کے نیک اعمال کا اچھا ثمرہ تھا۔

والدین کا اپنی اولاد سے بے توجہی کا نتیجہ

اب حال یہ ہوگیا ہے کہ خود والدین اپنی اولاد کے تابعدار

وناز بردار ہوگئے ہیں۔ یہ ان کو تعلیم نہ دینے کا اثر ہے۔ بجائے تعلیم کے ان سے بے فکر رہتے ہیں، جو ماں باپ اولاد سے بے فکر رہیں گے، آپ محکوم اوران کو حاکم بنائیں گے،ان کی ہر خواہش پوری کریں گے، انھیں ہر طرح کا اختیار دیں گے،ان کی خوشی کو اپنی خواہش پر مقدم رکھیں گے،ان کی دل شکنی منظور نہ کریں گے، بری بھلی باتیں نہ سمجھائیں گے، پھر وہ کیونکران کے قبضہ میں آسکتی ہیں، لامحالہ ان کی یہی حالت ہوگی جواس وقت دیکھنے میں آرہی ہے، عام طور سے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اب لڑکیاں نہایت آزاداور بے خوف ہورہی ہیں، جو چاہتی ہیں کر گزرتی ہیں، نہ والدین کا ڈر، نہ اللہ کا خوف، نہ دنیا کی شرم، نہ عزت کا پاس، نہ غیرت کالحاظ، یہ بھی نہیں جانتیں کہ غیرت اور شرم کہاں کی جاتی ہے، نہ یہ معلوم کہ اس کی قدر ومنزلت کیا ہے،مروت ومحبت کی راہ بھول گئیں،شرم وحیا کے راستہ سے بہک گئیں،اب گویا اتنا خیال نہیں ہے کہ کس راستہ سے ہم آئے ہیں اور کہاں جارہے ہیں نیک صحبتوں سے واقفیت نہیں،تفریح کی شائق، سیروسیاحت پر قربان، ناولوں پر صدقہ،قصہ کہانیوں پر نثار،قرآن وحدیث سے بے زار،اوامر سے غافل، نواہی پر مائل، دروغ گو،عیب جو،دوستوں کی دشمن، دشمنوں کی دوست، تیز مزاج،متلون،جس کی جو وضع دیکھی پسند کرلی، جوراہ چاہی اختیار کرلی، نہ پابندیٔ شریعت،نہ پاس ادب ،نہ اسلامی حمیت، نہ آئندہ کی خبر،

نہ انجام پر نظر، برے بھلے کی پہچان نہیں، اپنے پرائے کی تمیز نہیں، برا بھلا، عزت وذلت، شریف ورذیل، آقا وغلام، امیر وفقیر، بہار وخزاں، رنج وراحت، شرم وبے حیائی، علم وجہل، اندھیرا اجالا، بصارت وبے نگاہی، عذاب وثواب، گویا سب سے واسطہ توڑ آئیں۔

شرم وحجاب

اپنے رشتہ کے بھائیوں سے اس طرح پیش آؤ گویا پردہ ہی کرتی ہو، کبھی ان سے آنکھ ملا کے مخاطب نہ ہو، کوئی کام اپنا بنایا ہوا دوسروں کو نہ دکھاؤ، ہنسی مذاق نہ کرو، اگر وہ چھیڑیں تو تم مخاطب نہ ہو، بلکہ تمھیں ناگوار ہو، ایسے برتاؤ رکھو، جس سے بظاہر غیریت پائی جائے، اس کا بھی خیال رکھو کہ تمھارا نام لے کر کوئی زور سے نہ پکارے، کہ باہر والے تمھارے نام سے واقف ہو جائیں تمھیں خبر بھی نہ ہو، گھر میں کسی کو بلا کر نہ بٹھاؤ، ان کا راگ نہ سنو، ہر بات میں احتیاط رکھو۔

اپنے کپڑے، اپنی وضع وہ رکھو جو تمھیں زیبا ہو، بوڑھی بن کر نہ رہو، کسی کی بات میں دخل نہ دو، آنکھیں چار کر کے باتیں نہ بناؤ، پان تمباکو کھا کر منھ لال نہ کرو، یہ لڑکیوں کو نازیبا ہے، شرم کے ساتھ اٹھو بیٹھو، سر نہ کھلے، ادھر ادھر دیکھتی نہ چلو، کھلی جگہ نہ بیٹھو، تاک جھانک سے باز آؤ، بدنامی سے بچتی رہو، نہ تو بد ہو نہ بدنام ہو، بری بات جلدی

مشہور ہوتی ہے، کسی لڑکے ساتھ نہ اُٹھو بیٹھو۔

ناول اور افسانے

ناول نہ دیکھو بلکہ اسے اپنے گھر میں نہ رکھو، نہ کسی کو لانے دو۔ عام طور پر لڑکیاں اب ناول کی ایسی عادی ہیں کہ اگر کسی وقت نہ ملے تو گویا فاقہ ہے، اس سے خدا کے لیے باز رہو، ان کو پڑھ کر اپنے دلوں کو بے غیرت اور نگاہوں کو آوارہ نہ کرو، اپنی عزت و ناموس اور حرمت کا پاس رکھو اور ان کی حفاظت کرو، غزل خوانی کا شوق نہ رکھو، یہ بھی تمھیں زیبا نہیں، اگر تمھیں راگ نکالنے کا شوق ہے تو منا جاتیں ہی کیا کم ہیں، غزلوں میں وہ الفاظ آتے ہیں جو تمھیں سننا نہ چاہئیں، نہ یہ کہ تم خود سناؤ، پہلے زمانہ میں غزل گانے والیاں گھر میں نہیں آنے پاتی تھیں۔

بچیو! ذرا غور کرو کس قدر فرق آگیا ہے، صرف اندازِ خیال بدل جانے سے تمام باتیں بدل گئیں، نہ وہ رونق رہی ہے نہ وہ دولت نہ وہ برکت، نہ کسی چیز میں لذت نہ باتوں میں لطف، نہ کپڑے میں زینت، نہ بچوں میں بچپن، نہ بوڑھوں میں دانائی غرض کہ اب عالم ہی نیا ہے اور دنیا ہی دوسری ہے، بجائے شرم وحیا کے اب بے حیائی ہے، گھروں میں گندے اور عریاں لٹریچر کی ریل پیل ہے جن سے بداخلاقی اور بے حیائی کی وبا پھوٹ رہی ہے اور بجائے اتباعِ سنت کے

دنیاداری ہے، بجائے اطمینان وخوشی کے فکر و پریشانی ہے، جو آسودہ حال برسوں مہمانوں کو کھلاتے تھے، وہ اچھے سے اچھے گھر آج اپنے لیے پریشان ہیں، نہ وہ دن ہیں نہ وہ راتیں، نہ وہ صورتیں ہیں، نہ وہ سیرتیں، نہ وہ دل ہیں نہ وہ ہمتیں، نہ وہ دل چسپی کے سامان نہ دل لگی، اگر کبھی دیکھیے بھی تو خواب پریشان، غرضکہ ہر جگہ سے اُف اُف کی صدا آرہی ہے، یہ سب بدخیالی کا ثمرہ ہے جیسی روح ویسے فرشتے، افسوس صد افسوس وہ باتیں آج خواب ہیں، اور اگر تم نے میری اس کتاب پر غور کیا تو یہاں میں یہ کہہ دوں کہ شرم فقط یہی نہیں کہ تم پردہ میں بیٹھ گئیں پردہ ہوگیا، شرم یہ بھی ہے کہ کسی سے فرمائش نہ کرو اس سے آدمی شرمندہ ہوجاتا ہے چاہے کتنا ہی پیارا ہو، غیرت بڑی چیز ہے۔

چھوٹوں سے محبت والفت کا برتاؤ

تم اس طرح رہو کہ تم سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ ہر دلعزیز رہو۔ اور بھائی بھاوج تم سے خوش رہیں، بھتیجی بھتیجے تمھاری محبت کا دم بھرنے لگیں، تمھارے برتاؤ سے سب خوش رہیں، غیرت وشرم یہ بھی ہے کہ اپنوں کو بری حالت میں نہ دیکھ سکو، چھوٹوں سے محبت کا برتاؤ کرو، ان کے کھانے کپڑے کی فکر رکھو، ان سے لڑو بھڑو نہیں، بہت نرمی سے کام لو، پڑھنے لکھنے کا شوق دلاؤ، سویرے اُٹھا کر ضرورت کے لیے پانی

موجود رکھو اور ناشتہ یا کھانا تیار رکھو، جب اس سے فارغ ہو جائیں، تو کتابیں، قلم کاپیاں دے کر پڑھنے کے لیے بھیج دو، غرض یہ کہ ہر وقت ان کا خیال رکھو۔

بھائی بھاوج سے برتاؤ

بڑے بھائی کے ساتھ تہذیب کا برتاؤ رکھو، ان کی رائے سے کام کرو، کبھی اپنی محنت سے ٹوپی، رومال وغیرہ بنا کے دو، جب وہ گھر میں آئیں تو ان کا کمرہ صاف کر کے فرش و بستر لگا دو۔ بھاوج سے وہ برتاؤ رکھو جو اپنی حقیقی بہن سے رکھتی ہو، کوئی حرص نہ کرو، بات بات پر نہ بگڑو، جو کام کرو خوش مزاجی سے کرو ساتھ کھاؤ پیو، ان کی اپنی چیزوں میں فرق نہ کرو، بدگمانی کا موقع نہ آنے دو، خانہ داری کا انتظام مل جل کر کرو، آپس میں مخالفت نہ رکھو، ایک جان ہو کے رہو، اگر کوئی بات غلطی سے ہو جائے تو ماں باپ سے شکایت نہ کرو، موقع پا کر دل صاف کرلو، ذرا ذرا سی بات کہنے کی عادت نہ ڈالو ورنہ سسرال میں گزر مشکل ہو جائے گی۔

بڑی بہن کا ادب

بڑی بہن کا ادب ولحاظ کرو، ہر وقت ان کی تکلیف و آرام میں شریک رہو، ان کی ضرورت کو اپنی ضرورت سے زیادہ سمجھو، ان کی

خواہش کو نہ توڑو، ان کا ساتھ دیتی رہو، جس کام کو کہیں فوراً کر دو، جو وہ کریں اس پر اعتراض نہ کرو، ان سے اپنے کو بہتر نہ سمجھو، اگر تمھارے خلاف بھی کوئی بات کریں تو تم اس کا خیال نہ کرو، ان کو برابر پوچھتی رہو، وہ کام میں مشغول رہیں تو تم ان کے بچوں کی فکر رکھو۔ جو کام کریں تم انھیں حتی الامکان مدد دو، وقت سمجھ کے، موقع جان کے ان کو اپنے کھانے میں شریک رکھو یا ان کو بھیجتی رہو، ان کی ساس نندوں پر اپنی بہن کی طرف سے طعن و تشنیع نہ کرو کہ ان کا بدلہ وہ تمھاری بہن سے لیں، تم کہہ کر بیٹھ رہو گی، اس بیچاری پر آفت آئے گی، اور نہ ان کو کوسو، کوسنے سے تمھاری ہی مٹی آگے چل کے خراب ہوگی۔ بجائے محبت کے عداوت نہ پیدا کرو کیونکہ جب تم بہن کی ساس نندوں کو برا کہوگی تو وہ تمھاری بہن پر زیادتی کریں گی تو گویا تم نے اپنی بہن کے ساتھ برائی کی۔ جو بات وہ مخالفت کی بھی کریں تو چپکے سے سن لو، دخل نہ دو مگر ہاتھ بٹاتی رہو، وہ پریشان نہ ہونے پائیں، یہی وقت تمھیں بھی پیش آنے والا ہے۔ ہر کام پر غور کرو، ان کی کوئی چیز اپنے کام میں نہ لاؤ، اپنی چیز ان کے لیے وقف کر دو کہ کسی کو ناگوار نہ گزرے، محفل میں ان سے سرگوشی نہ کرو کہ بدگمانی ہو، جو چیز ان سے مستعار لو یا بطور قرض لو سب کی موجودگی میں لو، اور سب کے سامنے دو، مال کا معاملہ ہو تو اسے بھی صاف رکھو، عقل سے کام لو تاکہ شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

باب دوم

سسرال

چند دن بطور مہمان کے

سسرال میں تمھیں جو باتیں پیش آنے والی ہیں وہ میں تمھیں بتائے دیتی ہوں اور یہ کہ تم کو وہاں کس طرح رہنا ہے، اُمید ہے کہ تم ان کو ذہن نشین کرلو گی۔

جب تم بیاہ کے جاؤ گی تو تم کچھ روز بطور مہمان کے رہو گی۔ جو ملے کھا لو، جو پہنائیں پہن لو، ناک بھوں نہ چڑھاؤ، مدت تک بالکل گھونگھٹ میں نہ رہو کہ تم کو گھر کی خبر نہ ہو کہ کون آیا اور کون گیا اور یہ بھی نہ ہو کہ جیسے بعض بہویں آتے ہی اپنا کام کرنے لگتی ہیں، ساس نندوں کو کوئی چیز نہیں سمجھتیں، اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ نگاہوں میں سبک ہو جاتی ہیں، اور رفتہ رفتہ ان سے سب کنارہ کر لیتی ہیں۔ اگر کتنی ہی مشکل پھر پڑ جائے کوئی مدد نہیں کرتا، خود ہی بھگتتی رہتی ہیں، تم ہرگز ایسا نہ کرنا۔

ساس نندوں سے برتاؤ

اپنے ساس وسسر کو ماں باپ کی جگہ پر سمجھو اور نندوں کو حقیقی

بہن سمجھو۔تم جو کام کرو ان کی رائے سے کرو، جو چیز تمھارے میکہ سے آئے وہ تم اپنی ساس نندوں کے پاس بھیج دو پھر وہ جو کریں اس پر تم خوش رہو، جو کچھ تم والدین کے پاس سے لائی ہو وہ سب سامان انھیں کے ماتحت رکھو، کپڑوں کے بکس ان کی خوشی پا کر اپنے پاس رکھو اور دیکھتی رہو۔روز کے پہننے کے کپڑے الگ رکھو اور تقریبات کے لیے الگ رکھو، ان کی مرضی کے موافق کپڑے بدلو، اپنی پسند کو بے جا دخل نہ دو، اپنی چیزوں کا خود خیال رکھو، ان سے حساب نہ لو، فرصت میں کچھ دیر ان کے پاس بیٹھو اور ان کی نشست و برخاست پر نظر کرتی رہو، تاکہ اس گھر کے طور طریقے تم جان سکو، چپکے چپکے گھر کے انتظامات سے واقف ہوتی رہو کہ کیا پکتا ہے اور کس طرح تقسیم ہوتا ہے مہمانوں کی کیا خاطر ہوتی ہے، نوکروں کو کیا دیا جاتا ہے، دیکھو پہلے تمھارا کیا انتظام تھا اور اب کیا کر سکتی ہو، کسی کی دعوت ہو تو اگر چہ تم دلھن ہو مگر کسی نہ کسی کام میں شریک رہو۔یعنی جگہ صاف کرا کے فرش و صابن، پانی، طشت، لوٹا، صراحی، گلاس، تولیہ وغیرہ مہیا کرو، پان تمباکو موجود رکھو کہ وقت پر تکلیف نہ ہو اور تم بد سلیقہ نہ کہلاؤ۔

اگر ٹھنڈک ہو تو چائے تیار کراؤ اور گرمی ہو تو شربت، کھانے میں چٹنی، اچار، سرکہ نہ ہو تو پہلے بنا کر موجود رکھو، محض دلھن نہ بنی رہو، محل شرم و حیا دیکھ کر شرم کرو، حد سے زیادہ کوئی چیز اچھی نہیں ہوتی۔

بڑوں کے سامنے ادب سے سلام کر کے بیٹھ جانا اور پردہ والوں سے پردہ کرنا کافی ہے، بے جا شرم سے کام خراب ہو جاتا ہے۔

دونوں وقت تمام ضرورتوں سے فارغ ہو کر اپنی ساس نندوں کے پاس بیٹھو، ساس کا ادب کرو، جو بات وہ کہیں ادب سے جواب دو، اور آنکھ نیچی رکھو، تمھیں جو کپڑے وغیرہ کی ضرورت ہو وہ کسی کے ذریعہ سے یا خود کہہ سکتی ہو۔ ضرورت پوری ہو جانے کے بعد کچھ دیر بیٹھی رہو، باتیں بھی کرتی رہو تاکہ یہ خیال نہ ہو کہ اپنی ضرورت سے آئی تھیں، بلا ضرورت بھی بیٹھی رہو، تمھیں ہر کام سے واقفیت ہوتی رہے گی۔ کبھی کبھی ان کے کپڑے انھیں سی کر دو، اگر ان کو پان کا شوق ہو تو اکثر بٹوہ سی کر ان میں مسالہ رکھ کر دیتی رہو، جس چیز کا انھیں شوق ہو اپنے پاس سے کرتی رہو، اپنی ماں کے ساتھ جو برتاؤ رکھتی تھیں وہی برتاؤ ان کے ساتھ رکھو، نندوں کے ساتھ بہت محبت سے پیش آؤ۔ اپنے تعلق کا اظہار کرو، کھانا یا جو چیز کہ عمدہ ہو اس میں شریک کرو، چھوٹی نندوں کو اپنے پاس رکھ کر وہ سب سکھاؤ جو جانتی ہو، سلیقہ مندی، گھر کی صفائی اور جو تم کر سکتی ہو وہ انھیں بھی بتاؤ تاکہ ہر کام تمھاری عدم موجودگی میں بھی تمھاری خواہش کے مطابق ہوتا رہے۔ دیکھو اس کا خیال رکھو، جو کام اچھا کرتی ہو وہ ہمیشہ کرتی رہو، آج ہے کل ندارد، یہ انداز اچھا نہیں، ہر کام استقلال کے ساتھ کرنا چاہیے۔

عام سسرال والوں سے سلوک

جب اپنی جگہ پر بیٹھو تو اپنے گھر کی لڑکیاں اور جو آنے والیاں ہوں ان کو سکھاتی رہو جو بھی تمھیں آتا ہو، اس سے بخل نہ کرو، اگر وہ ان پڑھ ہوں تو ان کو پڑھانے کی کوشش کرو، غرض کسی نہ کسی کام میں لگائے رکھو تمھارا دل بھی بہلے گا اور ان کو آ بھی جائے گا۔ جو تمھیں دیکھنے کے لیے آئے اس کے لیے پان تمباکو کی فکر رکھو۔ ایسی بات نہ کرو کہ تمھارے پاس سے آزردہ ہو کر جائے، تمھارے بھائی بھتیجے آئیں تو اپنی خوشی کا اظہار کرو اور خاطر مدارات میں کمی نہ کرو۔ اپنے یہاں کا بطور تحفہ کچھ موجود ہو پیش کرو اور جب باہر جانے لگیں تو کچھ ناشتہ کرادو اور کبھی کبھی اپنے گھر بلاتی رہو۔ سسرال میں رہو تو میکہ والوں کی خاطر کرو، اور میکہ میں سسرال والوں کی خاطر تواضع کرو۔ اپنے پاس بیٹھنے والیوں کے ساتھ محبت سے پیش آؤ، انھیں اچھی باتیں سکھاؤ، بچیوں کو دین کے مسائل سے واقف کرو کہ وہ آگے چل کے ہوشیار ہو جائیں، جب تم سے وہ مانوس ہو جائیں گی تو تمھارے ساتھ ہمدردی کریں گی، غرض بہت سے فائدے تمھیں پہونچتے رہیں گے، تمھارا ہاتھ بٹاتی رہیں گی، بہت سے کام تمھارے مفت میں کر دیں گی، مگر تم اس پر بھی اپنے کام سے کبھی بے فکر نہ رہو۔ جب تک وہ تعلیم

پائیں تو تم اپنا کام حتی الامکان خود کرتی رہو۔

چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی

اپنے چچا، ماموں، خالہ اور پھوپھی کی عزت کرو، اور ان سے محبت اور تعلق رکھو اگر پاس ہوں تو ہر وقت خبر لیتی رہو، اگر دور ہوں تو رات کو جا کر بہت اخلاق سے ملو، اگر تم سے عمر میں چھوٹے ہوں اور رشتہ میں بڑے، جب بھی ان کا ادب کرو، جو کچھ کہیں خوشی سے مانو، تم کو اگرچہ ناگوار ہو، ایسے رشتوں کی بہنوں کو حقیقی بہن سمجھو، ان سے محبت کرو، ان کو کبھی کبھی اپنے گھر میں بلا کر ان کی خاطر کرتی رہو۔ جو چیز تمھارے گھر میں ہو، ان کو بھیجتی رہو، دعوت وغیرہ میں ان کو سب سے پہلے بلاؤ، انھیں اپنی رائے میں شریک رکھو، خالہ، پھوپھی وغیرہ کو کوئی بے ادبی کی بات نہ کہو، اس کا لحاظ رہے کہ انھیں سنانا گویا ماں باپ کو سنانا ہے۔ اگر انھیں قرض دو تو بھولے سے بھی تقاضا نہ کرو، نہ دل لگا رکھو کہ تکلیف ہو۔ اگر غریب ہوں تو چھپ چھپ کے مدد کرتی رہو، کبھی نہ یاد کرو کہ ہم نے یہ کیا ہے وہ کیا ہے۔ اگر وہ کچھ کرنا چاہیں اور اتنی وسعت نہیں رکھتیں اور کرنا ضروری ہے تو اگر تم اتنا مقدور رکھتی ہو تو تم کر گزرو، لیکن کسی پر ظاہر نہ کرو کہ وہ شرمندہ ہوں، بشرطیکہ تمھارے شوہر اور سسرال والوں کے مزاج کے خلاف نہ ہو، ان کی

عزت اپنے ماں باپ کی عزت سمجھو۔ لڑکیوں میں آج کل یہ پابندی اور اخلاق، میں نہیں دیکھتی۔ اگر کچھ روز یہی حالت اور رہی تو اولاد یہ بھی نہ سمجھے گی کہ ہمارے رشتہ داروں میں کوئی اور بھی ہے یا نہیں، اگر تمھیں صلہ رُحمی کرتے دیکھیں گی، تو وہ بھی کریں گی اور رشتہ داریاں قائم رہیں گی۔

شوہر کے حقوق

شوہر کی خدمت

جس کے ساتھ تمھاری شادی ہوا گر وہ مفلس ہو تو تونگر سمجھو، اس کی عزت کرو، جو کہیں اس کے خلاف نہ کرو، بغیر ان کی اجازت کسی کام میں ہاتھ نہ لگاؤ، ان کی خوشی اپنی خوشی پر مقدم رکھو، ہر وقت ان کے آرام کی فکر رکھو، جو کچھ تمھیں دیں خوش ہو کے لے لو، اور جس کام کو کہیں ایسی خوبی کے ساتھ انجام دو کہ وہ خوش ہو جائیں۔ انھیں اس قدر آرام دو کہ وہ بے فکر ہو جائیں اور انھیں اپنی قلیل آمدنی سے تکلیف نہ ہو، زندہ دل ہو کر رہیں، اپنے ہم نشینوں میں عزت پائیں، ان کی ضرورت اپنی ضرورت سے پہلے پوری کرو، انھیں جہاں تک ممکن ہو اچھا کھلاؤ، کپڑے ان کی مفلسی کے دور میں خود سی کر پہناؤ، ان کے سب کام اپنے ہاتھ سے کرتی

رہو کسی پر نہ ڈالو، چائے، ناشتہ اور کھانا وقت سے پہلے تیار رکھو، کوئی بات فکر کی اس وقت ان سے نہ کہو، بے ضرورت فرمائش نہ کرو، اگر وہ نہ کرسکیں گے تو ان کو اور تم کو دونوں کو ملال ہوگا۔ تمھاری قسمت میں ہے تو ضرور ملے گا، فرمائش بے کار ہے، جو ضرورت ہو حتی المقدور تم ہی پوری کیا کرو، مردوں کو تکلیف نہ دو، بعضے متحمل مزاج نہیں ہوتے، انھیں سخت تکلیف ہوتی ہے۔

شوہر کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے

جب مرد گھر میں آئیں، آتے ہی کوئی تردد والی بات نہ ہونے پائے معلوم نہیں کس خیال میں آئے ہوں اور کیا خیال پیدا ہو جائے، کھانے کے وقت ایسی دل چسپی کی باتیں کرو کہ وہ خوش ہو کر کھائیں، بے فکری میں دال مثل قورمہ کے معلوم ہوتی ہے، فکر و تردد میں ہزار نعمت زہر ہو جاتی ہے، اس کا تجربہ ہو چکا ہے بعض بیویاں آتے ہی تمام قصہ کہہ سناتی ہیں، اٹھنا، بیٹھنا، کھانا پینا دشوار ہو جاتا ہے، آخر وہ بھوکے ہی اٹھ جاتے ہیں، اللہ بھی ناخوش ہوتا ہے اور وہ بھی مکدر ہو جاتے ہیں۔ ایسی عقل سے اللہ بچائے۔ اگر اللہ نے تمھیں کچھ بھی لیاقت دی ہے تو ان کے غم غلط کرو، مصیبت بٹاؤ، لگی بجھاؤ، آرام دو، تکلیف میں شریک ہو، اگر انھیں فکر مند دیکھو تو کوشش کرو کہ یہ پریشانی

دور ہو جائے، اگر قرض دار ہو جائیں تو تم اپنی دست کاری و محنت سے سبکدوش کر دو، یا تمھارے پاس نقد ہو تو ہاتھ میں رکھ دو، یا زیور اتار کر دے دو کہ یہ ادائے قرض کے لیے ہے اگرچہ وہ تمھارے میکہ کا کیوں نہ ہو، تم بلا تکلف اتار دو اور کچھ خیال نہ کرو، لیکن ان پر اپنا احسان نہ رکھو، یہ نہ سمجھو کہ ہم نے ایسا کیا ہے ورنہ سب کیا کرایا بے کار ہے۔

عقل و سلیقہ کا تقاضا

ہر وقت ان کی خدمت میں رہو، راحت رسانی سے غافل نہ ہو، اگر وہ تمھاری خواہش کے مطابق نہیں دے سکتے تو صبر کرو اس لیے کہ ان میں اتنی وسعت نہیں ہے۔ اگر تم عقل رکھتی ہو یا تمھاری تقدیر اچھی ہے تو اس سے بہت کچھ آپ پیدا کر لو گی، کُل کام تم کرو، حسن انتظام سے روپیہ پس انداز کرتی رہو، کپڑے تم سیو، کھانا تم پکاؤ، بچوں کی نگرانی اور تربیت تم کرو، یہ سب روپیہ بچے گا تو تم بھی آرام کرو گی اور راحت پہونچاؤ گی، اگر روپیہ بہت کافی ہے تو میں یہ نہیں کہتی کہ تم خواہ مخواہ تکلیف اٹھاؤ، جو بات وہ کہیں خوش ہو کر جواب دو، اگر وہ کسی وقت گرم ہوں تو تم نرم ہو جاؤ، جو کچھ وہ کہیں اس پر راضی ہو جاؤ، اگر وہ تمھارے کسی کام سے خوش نہ ہوں تو نہ ہوں، مگر تم ان کے حقوق ادا کرتی رہو کہ اللہ تم سے خوش رہے، تمھیں یہ لازم ہے کہ جو کچھ کما کر دیں تم اسی

کے مطابق گھر چلاؤ، تم تکلیف اٹھا کر ان کی اور بچوں کی ضرورتیں پوری کرو، ایسا اجلا گھر رکھو کہ دیکھ کر ہر ایک خوش ہو، مرد کو جو کچھ میسر ہوتا ہے تمھیں لا کر دیتا ہے اب تم جو چاہو کرو، تم اپنی خوش انتظامی سے چاہو تو خاک کا گھر لاکھ کر دو، اور بدسلیقگی سے چاہو تو آباد گھر برباد کر بیٹھو۔ دیکھو سلیقہ دنیا میں عجب چیز ہے، منتظم کبھی پریشان نہیں ہوتا، بدنظمی سے مردوں کو اور تمام گھر کو تکلیف ہوتی ہے، آئے دن مصیبت جھیلنا پڑتی ہے، کبھی چین سے روٹی میسر نہیں آتی، مرد الگ پریشان ہو جاتے ہیں، مرد کہاں تک پورا کریں، آخر کار وہ ہاتھ اٹھا لیتے ہیں، اور دوسری شادی کر لیتے ہیں، پھر یہ زندگی وبال جان ہو جاتی ہے، بال بچے بھی عذاب جان ہو جاتے ہیں۔

شوہر کو خوش کرنے کا آسان طریقہ

سلیقہ مند عورتیں ہمیشہ سکھ چین سے زندگی بسر کرتی ہیں، دیکھو! جو ماہانہ ملتا ہے اس سے ایسا انتظام کرو کہ اچانک ضرورت کے لیے کچھ بچا رکھو، وقت پر تمھیں کسی سے مانگنا نہ پڑے اور خاندان کو کوفت نہ ہو اور وقت پر تم سب سے بہتر نکلو، سب تمھیں عزت کی نگاہ سے دیکھیں، تمھاری ہی مرضی سے کام کریں۔ مرد تمھارے مطیع و فرمانبردار ہو جائیں، تمھاری ہی نظر سے دیکھیں، تمھاری ہی خوشی سے کام کریں۔ سلیقہ شعاری بھی

ایک ایسا حسن ہے جس کی روشنی دور تک پہونچتی ہے، ہزاروں خوبصورت عورتیں بدسلیقگی کی وجہ سے بدصورت معلوم ہوتی ہیں، شریف مزاج مرد اکثر صورت پرست سے کہیں زیادہ سیرت پرست ہوتے ہیں، جو عورتیں مرد کی تابعدار وفرمانبردار ہوتی ہیں، کیسے ہی بدمزاج مرد ہوں، وہ عورتیں چاہیں تو شوہر کو مہربان کرسکتی ہیں، یہ کچھ دشوار نہیں ہے، مگر افسوس ہے بعض بیبیاں سمجھتی ہیں کہ جس قدر تیزی دکھائیں گے اسی قدر یہ تابعدار رہیں گے، یہ خیال باطل ہے اور وہ کچھ روز خیال بھی کریں گے تو محبت سے نہیں بلکہ دنگا فساد، لڑائی جھگڑے سے بچنے کے لیے، یہ محبت نہیں ہے، جو عورتیں محبت سے یا دنیا کی شرم سے، یا اللہ کے ڈر سے خدمت کرتی رہتی ہیں وہی آگے چل کر محبوب ہو جاتی ہیں، مردان کے آرام کے خواہاں رہتے ہیں، ان کی ہر دلی خواہش پوری کرتے ہیں، ان کی کوئی تکلیف گوارا نہیں کرتے، جو کچھ کماتے ہیں لاکر ہاتھ میں رکھ دیتے ہیں کبھی حساب نہیں لیتے، وہ نہایت آرام سے بیٹھ کر زندگی بسر کرتی ہیں، لیکن یہ خوبیاں ساری عقل مندوں کو نصیب ہیں جس کو عقل ملی بہت خوب ملی، بے وقوف اس سے محروم ہیں۔ اللہ نے چاہا تو عقل مندوں کی دین ودنیا دونوں بہتر ہوگی، بے وقوفوں کی زندگی رو رو کر بسر ہوتی ہے، اولاد بھی ساتھ نہیں دیتی، مردوں کا کیا ذکر ہے تمھیں لازم ہے کہ اگر عقل نہیں تو غور وفکر سے کام لو، اس سے کچھ نہ کچھ عقل آجاتی ہے۔

باب سوم

خانہ داری اور اس کے طریقے

خانہ داری کے لیے سلیقہ شعاری شرط ہے

خانہ داری کوئی ایسا آسان کام نہیں ہے، نا تجربہ کاروں کے لیے سخت دشوار کام ہے۔ گھر داری یہ نہیں ہے کہ گھر میں جو چیز ہو سر پر اٹھا کر رکھ لو، یا صندوقچہ سے روپیہ نکال کر جنس منگالو اور پکا کر کھا پی کر بستر پر لیٹ کے سو رہو، کتا بلی آئے یا چور تمھاری بلا سے۔ گھر داری وہ چیز ہے جس کے لیے عقل وہمت، اخلاق ومروت، سلیقہ شعاری اور بردباری سب بہت ضروری ہیں، اگر یہ باتیں نہ ہوئیں تو گھر داری کیا خاک ہے، بعض نا تجربہ کار بیبیوں کا خیال ہے کہ خانہ داری کوئی دشوار کام نہیں ہے، وہ ان معاملات کو سمجھتی نہیں ہیں، خانہ داری ایک جھنجھٹ کا کام ہے جس میں پھنس کر نہ سر چھوٹتا ہے نہ پاؤں، اطمینان سے بیٹھنا دشوار ہو جاتا ہے۔ بقول تجربہ کاروں کے جس کو بد عا دو یہی کافی ہے کہ تجھ پر گھر پڑے۔ زندگی میں عورتوں کو دو مرحلے طے کرنے ہوتے ہیں، ایک

خانہ داری دوسرے بچوں کی پرورش، اگر یہ دونوں کام سرانجام ہو جائیں تو گویا دنیا کا پل صراط طے ہو گیا۔

خانہ داری میں ہزار قسم کے معاملے پیش آتے ہیں، جن کے باعث بدنامی ہی بدنامی ہوتی ہے۔ جو بیبیاں آزاد مزاج، آرام طلب ہیں جن کو بدنامی کا مطلق خیال نہیں، ان کو کچھ دشوار نہیں، وہ ہر حال میں خوش ہیں، میاں نے جو پایا ہاتھ میں دھر دیا، اللّے تللّے کیا، کھایا پیا، آرام سے ٹانگ پھیلا کر سو گئیں، دنیا و مافیہا کی کوئی خبر نہیں رہی، کوئی بھوکا ہو یا ننگا، ماں ہو یا بہن، رشتہ داروں اور ساس نندوں کا کیا ذکر، کسی کی پرواہ نہیں، کسی پر چاہے کچھ گزر جائے۔ تف ہے ایسی زندگی پر جس سے کسی کو فیض نہ پہونچے، ایسے بے فیض و کم ہمتوں کا پڑوس بھی اچھا نہیں چہ جائیکہ یکجائی۔ اے بچیو! شریفوں سے یہ بری خصلتیں دور ہونا چاہئیں، ان کے لیے خانہ داری، سلیقہ شعاری، بچوں کی تربیت، شوہر کی تابعداری، حق شناسی اور کنبہ پروری بہت بڑی کامیابی و خوش نصیبی ہے۔

معاملات خانہ داری

خانہ داری سے اگر تم واقف نہیں ہو تو میں تمھارے سامنے تمام معاملات خانہ داری پیش کرتی ہوں، اگر غور کرو گی اور عمل میں لاؤ گی تو

ہمیشہ کامیاب رہوگی، نہ کبھی ناکام رہوگی اور نہ کبھی تم پر اعتراض ہوگا، ہر ایک تمھارا ہمدرد اور ہاتھ بٹانے والا ہوگا، یہ یاد رکھو کہ بہو نے سسرال میں قدم رکھا، آزمائش شروع ہوگئی۔ یہ عام دستور ہے، خدا نے تمھیں سمجھ دی ہے تو خوب سمجھ بوجھ کر قدم اٹھاؤ، جس وقت سے تمھارے ہاتھ میں کام دیا جائے اس وقت سے اپنے کو سب کا تابعدار سمجھو، ہر ایک کی ناز بردار، فرمانبردار بن جاؤ، جو تمھارے ناز بردار تھے اب تم ان کے ناز اٹھانے والی ہو جاؤ، گویا تم سب کی بڑی ہو، کوئی کام اپنی رائے سے نہ کرو ان باتوں میں اپنا مرتبہ بڑا نہ سمجھو، ان کی رائے اور خوشی کو مقدم سمجھو، ان سے چھپا کر کوئی چیز نہ کھاؤ، اپنی ضرورتوں کے ساتھ ان کی ضرورتیں پوری کرتی رہو مگر موقع دیکھ کر، اگر وہ تمھارے ہم خیال ہیں تو تم ان کا ساتھ دو، اگر مخالف ہیں تو حق تلفی نہ کرو، یہ معاملے خود اپنی رائے سے نہیں سمجھے جاسکتے، دوسری اور رائیں بھی درکار ہوتی ہیں، اپنے منھ میاں مٹھو بننے سے کیا ہوتا ہے، اپنے دہی کو کوئی کھٹا نہیں کہتا، یہ ضرور ہے کہ ''سونا جانے گسے آدمی جانے بسے'' مگر خود رائی سے کسی کی طبیعت مشکل سے سمجھ میں آتی ہے، یہ تسلیم ہے کہ انداز کسی کا چھپا نہیں رہتا، لیکن بیٹھ کے، پوچھ کے، سن کے، دیکھ کے ہی معلوم ہوتا ہے، اگر اللہ نے تمھیں توفیق دی تو جیسا ہو تم بھلائی کرتی رہو، ورنہ تمھاری ہی بے صبری، اور بداخلاقی ظاہر ہوگی، احسان

سر جھکا دیتا ہے، اچھے برتاؤ سے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں، حق تلفی اور بخل سے کچھ دولت نہیں جمع ہو جاتی بلکہ برے طریقہ سے خرچ ہوتی ہے، ایک کی بچت سے دس کا نقصان ہوتا ہے، دانش مندوں کو تجربہ ہو چکا ہے، اگر تمھیں خرچ معقول نہیں ملتا اور تم بھی کسی قابل نہیں ہو تو البتہ تمھاری مجبوری دیکھی جا سکتی ہے۔ جب تک تمھارے ظاہری و باطنی برتاؤ اچھے رہیں گے، اگر خدا نے تمھیں کسی قابل کیا ہے تو یہ لازم نہیں کہ بخل پر اڑی رہو اور دوسروں کو نہ دو، اپنے اور اپنے بچوں پر دل کھول کر خرچ کرو، زیور بناؤ، کپڑے عمدہ سے عمدہ پہنو، جمع بھی کرو اور گھر کی ضرورتیں مردوں پر رکھو، یہ سراسر غلطی اور بداخلاقی ہے، تنگ دلی و کم ہمتی ہے بلکہ یہ اپنی جان پر ظلم ہے ایسوں کا کوئی ساتھ نہیں دیتا، ہر ایک مخالف رہتا ہے۔

اے بچیو! اگر تمھارے ہاتھ میں گھر کا کام ہے اور تم گھر کی مالک کہلاتی ہو تو تم خوبیوں کی بھی مالک بنو، صرف روپیوں کی ملکیت سے مالک نہیں ہوتا، گھر کی تمام ضرورتیں تم ہی کو پوری کرنا پڑیں گی، مہینہ اور سال کے درمیان میں جو کچھ ضرورتیں پیش آئیں گی لامحالہ تم ہی پوری کروگی، شادی بیاہ وغیرہ اور بہت سے ایسے کام پیش آتے رہتے ہیں جو کسی حال میں ٹل نہیں سکتے اس وقت یہ بہانہ چل نہیں سکتا کہ ہمارے پاس نہیں ہے ہم کیسے کر سکتے ہیں، جیسا اکثر عورتیں کہہ کر ٹال دیتی ہیں

مگر پھر کیسی بدنام و ناکام ہوتی ہیں، پھر بھی وہ افسوس یہی انداز رکھتی ہیں۔

اگر تم گھر نہ سنبھالوگی تو ہر ایک کرنے والے سے بدگمان ہوگی، کیونکہ تمھیں تجربہ نہیں ہے اور تم ضرورت کو ضرورت نہیں سمجھ سکتیں، علاوہ اس کے تمھیں غلّہ کا نرخ معلوم نہ ہوگا، نہ کپڑے کی قیمت، نہ کام کرنے کا مادہ رکھوگی جیسا کہ دنیا میں دستور ہے، کرنا، کرانا، دینا لینا، حق و ناحق سمجھنا، گھر کی مرمت و صفائی اور جو حوصلہ، شوق یا دستور کے موافق کرنا ہوتا ہے، ان باتوں کو تم کیونکر سمجھوگی، جب یہ ہوگا تو دوسرے کرنے والے سے بدگمانی، پھر بدگمانی سے رنجش اور رنجش سے کدورت پیدا ہوگی، کام بگڑ کے رہ جائے گا، اس وقت تم کو اپنی خاص ضرورتوں کے سوا کوئی اور ضرورتیں معلوم نہیں ہیں، ابھی تمھیں میری یہ نصیحتیں فضول معلوم ہوتی ہوں گی بلکہ یہ خیال ہوگا کہ جو میں کہہ آئی ہوں اگر کریں تو اس سے بہتر کر سکتے ہیں یا جو کر رہے ہیں اس سے بہتر ہے، مگر نہیں یہ محض تمھارا خیال ہے، جس وقت تمھارے ہاتھ میں گھر دیا جائے گا اور ضرورتیں درپیش ہوں گی تو پھر حقیقت ساری کھل جائے گی، کچھ کرتے دھرتے نہ بنے گا، آئی ہوئی عقل جاتی رہے گی۔

خانہ داری کے لیے ضروری سامان

اب تمھیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ گھر داری میں سب سے زیادہ

ضروری باتیں کیا ہیں، کن کن چیزوں کی روز اور کن اشیاء کی مہینہ میں ضرورت ہوتی ہے، کون سی چیزیں وقتاً فوقتاً موجود رہنا ضروری ہیں اور ہر وقت کے لیے کیا کیا موجود رہنا چاہیے، یہ تو ضرور ہے کہ کرنے سے تمھیں سب معلوم ہو جائے گا مگر بدنام ہو کے۔ اپنی بدنامی سے پہلے ابھی یہ جاننا ضروری ہے کہ کتنا روپیہ کن ضرورتوں میں صرف ہوتا ہے، کون سے کام ضروری ہیں، کون سے کام فضول ہیں۔

گھر میں علاوہ اور چیزوں کے چارپائیاں بہت ضروری ہیں، ان کی کمی سے سخت تکلیف ہوتی ہے، وقت پر مانگنا پڑتا ہے، خود کو شرمندگی ہوتی ہے اور دوسروں کو ناگوار گزرتا ہے، یہ لازم نہیں کہ مسہریاں ہوں یا نواڑ کے پلنگ ہوں، باندھ کے ہوں، موٹے ہوں یا باریک کسی طرح کے بھی ہوں، ضرورت سے زیادہ ہوں، ایسا نہ ہو کہ مہمانوں کو زمین پر لٹاؤ، یا خود لیٹو، دونوں باتوں میں ذلت ہے، پھر یہ بھی سمجھو کہ روپیہ ان میں کس قدر خرچ ہوتا ہے، اگر تمھارے گھر میں چارپائیوں کی ضرورت ہو تو کم از کم آٹھ پلنگ منگوانا چاہئیں، یونہی ہر چیز کا اندازہ کر سکتی ہو، تخت، چوکی وغیرہ اور بہت سی ایسی ضرورتیں جن کے مہیا نہ ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہے، ان کا گھر میں رہنا لازمی ہے۔ بعض چیزیں ایسی ہیں جن کی دو تین سال میں ضرورت ہوتی ہے، علاوہ ان کے جو ہر وقت کام میں آتی ہیں، ان کے نہ ہونے سے کوئی کام نہیں چل سکتا۔

ہر وقت کام آنے والی چیزیں

برتن وغیرہ، یعنی برتن کی جتنی چیزیں ہوتی ہیں مثلاً کڑھائی، کلچھا، دست پناہ، توا، چاقو، قینچی، سروتا، سینخیں اور چولھا۔ خیر اگر تمھیں سلیقہ ہے تو چولھا مٹی کا اور سینخیں بانس کی بنا سکتی ہو، مگر اور چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے لیے دوسری صورت تم سے ہو نہیں سکتی، بغیر چاقو چھری قینچی سروتہ کے کام ہرگز بن نہیں سکتا، دوسری صورتوں سے اگر کام نکال لو گی تو درست نہ ہوگا، اسی طرح سوپ، چھلنی باریک و موٹی، دال چھلنا، دَوری، ڈلیاں، پونے باریک و موٹے، جھاب، خوان پوش، دسترخوان، بڑے اور چھوٹے کم از کم دو ضرور ہوں۔

برتنوں کی تعداد

خوان لکڑی کے یا سینیاں چھوٹی بھی بڑی بھی، برتن حسب ضرورت بلکہ ضرورت سے زیادہ ہوں، پتیلیاں کئی عدد تانبے والمونیم کی اور پتیلے دو ضرور ہوں، چار سے پانچ کلو تک پکانے کو، اگر اللہ تمھیں اتنی مقدرت دے تو دیگ بھی ضروری ہے، کفگیریں، کلچھے چمچے کئی عدد، ایک لکڑی کی ڈوئی، کھچڑا وغیرہ گھوٹنے کے لیے، لگنیں کم سے کم دو، تسلے چکنے پیندی کے، دو چھوٹے اور بڑے۔ جن میں نان خطائیاں، ہوا روٹیاں، پراٹھے آسانی سے پک سکیں، اور اوپر کے سرپوش بھی ضرور ہوں کہ وقت پر

دقّت نہ ہو، یہ سامان مع دست پناہ اور کلچھہ کے الگ رکھو، ہر وقت ان کو کام میں نہ لاؤ کہ وقت پر جستجو کی ضرورت پڑے، جو چیز ہر وقت کام میں رہتی ہے وہ ضائع ہو جاتی ہے ضرورت پر تلاش ہوتی ہے، اگر کام کے لیے نکالو تو فوراً صاف کر کے رکھ دو، آج کل پر نہ چھوڑو، ہر چیز کے لیے احتیاط شرط ہے، برتن چھوٹے بڑے پیالے، اور رکابیاں تعداد میں اتنی ہوں کہ بیس پچیس آدمی ایک وقت میں کھا سکیں، مانگنے کی ضرورت نہ پڑے، چینی اور تام چینی کے علاوہ روزانہ برتنے کے لیے تانبہ کے برتن میں قلعی بہت ضروری ہے۔ ہفتہ کے بعد شاید اس قابل نہ رہ سکیں کہ ان میں پکا کر رکھا جائے، ذرا بھی قلعی کم ہو جاتی ہے تو کھانا رکھنے سے بدمزہ ہو جاتا ہے مگر تانبہ کے برتن پائیدار ہوتے ہیں اور ان کو نقصان نہیں پہونچتا۔ جب چاہو بدلوالو، برتن بغیر نام کے نہ رکھو، بہت جلد ضائع ہو جاتے ہیں، بغیر نشان کے تم اپنا نہیں بتا سکتیں، جب برتن منگاؤ نشان بنا لو، چینی وغیرہ کے برتنوں کے ساتھ چمچے متفرق قسم کے کئی درجن موجود رکھو، چائے کے سٹ کے ساتھ بھی چمچے حسب ضرورت رکھو۔ سماور، کیتلی وغیرہ سب ایک جگہ رکھو، کوئلوں کا بھی انتظام رہے۔

جنس رکھنے کی جگہ

کوٹھری کی بھی دیکھ بھال رہے کہ اگر سال کی جنس رکھنا ہو تو

بکھاری یا کوٹھیاں جو دیہاتوں میں بنتی ہیں وہ بنوا رکھو، ان میں وقت پر بھر دیا جائے اور ماہ بہ ماہ نکال کر پیپوں یا مٹھوروں اور مٹکوں میں بھر رکھو، کُل ضروری چیزیں روز کے خرچ کی ان میں بھری رہیں، اور جو چیز جہاں بھر دو وہاں اس کا نام لکھ دو، مثلاً دال، چاول، آٹا، مسالہ وغیرہ اور ہر چیز پر چکتی لگا دو کہ وقت پر بلا تکلف نکال لو۔

اور دوسرے لوازمات

ان چیزوں کے لوازمات بھی تیار ہیں، جیسے بانٹ اور ترازو جو چیز لو یا کسی کو قرض دو وہ تول کر دو، ترازو بھی چھوٹی اور بڑی دونوں رکھو، لین دین میں بڑی احتیاط رکھو کہ اللہ کے یہاں پکڑی نہ جاؤ، اس کی بڑی تاکید ہے۔ ڈلی، تمباکو بھی تول کر دو، بیضۂ مرغ لو تو ہم وزن دو، ایمان بڑی چیز ہے۔ تمام ضروری چیزیں ایک ہی مرتبہ مہینہ یا ہفتہ میں منگا لو، تھوڑی تھوڑی منگانے میں برکت نہیں ہوتی۔ لکڑی، گھی، تیل، مسالہ، کتھا، چونا، ڈلی، تمباکو یہ بہت ضروری ہیں، ان کے نہ ہونے سے تکلیف بھی ہوتی ہے اور بدنامی بھی۔ گھر میں چراغ کی بہت ضرورت ہے، لالٹین یا ڈبیاں اتنی رکھو کہ ہر موقع پر کام دے سکیں، ڈیوڑھی پر بھی روشنی کا انتظام رکھو کہ اندھیرے میں کوئی ٹھوکر کھا کر گر نہ جائے اور بدنامی تمھاری ہو، اگر بجلی کا انتظام ہو تو بلب

وغیرہ ضرورت سے زائد منگا کر رکھو کہ اچانک ضرورت پیش آنے پر کام آئے، کوٹھری کا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھو، خود بیٹھ کر تلواؤ، جو چیز دو اپنے ہاتھ سے دو، ہر چیز کی دیکھ بھال کرتی رہو، کسی پر نہ چھوڑو، بے فکر ہو کر نہ بیٹھو، جو چیز منگاؤ اس کا نرخ دوسروں سے دریافت کرلو، اگرچہ چند پیسوں ہی کی کیوں نہ ہو، اگر تم جانچ نہ کروگی تو تمھیں بے وقوف سمجھ کر لوگ خوب لوٹیں گے۔

جنس کی تعداد

پہلے تم اپنے گھر کے آدمیوں کو دیکھ لو، اگر گھر میں چار کھانے والے ہیں اور ایک ماما تو جنس کی تعداد یہ رکھو:

گیہوں ۷۵ کلو گرام، چاول ۳۷ کلو گرام، دال ۱۴ کلو گرام۔

مسالہ متفرق: دھنیا دو کلو گرام، مرچ سرخ ۵۰۰ گرام، نمک ۳ کلو گرام، ہلدی ۲۵۰ گرام، پیاز ۵ کلو گرام، لہسن دو کلو گرام، ادرک ۱۲۵ گرام، کھٹائی ۵۰۰ گرام، زیرہ سفید ۶۰ گرام، زیرہ سیاہ ۶۰ گرام، الائچی سیاہ ۶۰ گرام، لونگ ۵۰ گرام، ہینگ ۶ گرام، میتھی ۶۰ گرام، کلونجی ۲۵۰ گرام، گھی پونے تین کلو گرام، تیل سرسوں کا پونے تین کلو گرام، گوشت اور سبزیاں روزانہ خواہش اور ضرورت کے مطابق منگاؤ۔

یہ حساب میں نے بنا تو دیا ہے لیکن خرچ کا اندازہ کر کے جتنا

منگا سکتی ہو اتنا ہی منگاؤ، نقد خریدو، قرض نہ لو، اگر ۲۵۰ گرام گوشت
بکری میں پورا نہ کر سکتی ہو تو کوئی اور ترکاری وغیرہ جو تیل اور گھی میں
تیار ہو سکتی ہے اور نقصان بھی کچھ نہیں ہو تو منگا لو، اگر بکرے کا گوشت
منگانا چاہو تو ایک وقت گوشت رکھو اور دوسرے وقت ایسی چیزیں جو
ذائقہ بدلنے کے لیے ہوں جیسے مونگچھی، رکونچ، کڑھی، پھلکی، یہ چیزیں
بھی پسند کے قابل ہیں، اگر اس طریقہ سے کروگی تو تمھیں گھی اتنا بچ
رہے گا کہ کبھی مہینہ میں کھچڑی اور پلاؤ بھی کھا سکتی ہو اور کھلا سکتی ہو،
گوشت میں ترکاری ضرور شامل کرو تا کہ مزیدار بھی ہو اور پورا بھی
پڑے، ترکاری، پان اور بالائی ضرورتیں روز روز کی پوری کرتی رہو۔

انتظام

خانہ داری کے لیے تدبیر و انتظام کی بڑی ضرورت ہے، بغیر
انتظام گھر جہنم کا نمونہ بن جاتا ہے۔ اگر تدبیر کے ساتھ نہ کروگی تو
تمھارا خرچ زیادہ ہوگا اور بجائے آرام کے تکلیف اٹھاؤ گی۔ یاد رکھو
گھر کے لیے حتی الامکان قرض نہ لو، کم سے کم میں گھر کا خرچ چلاؤ،
اگر خرچ نہ ہو تو نہ منگاؤ، اگر قرض ہوگا تو آئندہ مہینہ میں پھر تم ایسا نہیں
کر سکتیں، خالی دال بھی تم مزیدار نہیں پکا سکتیں۔

جس جگہ جنس رکھو اس کا فرش پختہ اور صاف ہو، اسی جگہ سوپ،

چھلنی، ترازو، بانٹ سب موجود رہیں، ایک مرتبہ میں کل جنس تولا کر مقفل کردو، اگر اتفاق سے کوئی چیز رہ گئی ہو تو تم ہی جا کر نکال لاؤ اور جو چیز تمھاری خوش انتظامی سے بچ جائے اسے الگ رکھو، اگر اچھا انتظام کرتی رہو گی تو تمھیں قریب قریب پندرہ روز کی جنس فالتو بچ جائے گی، اس کا خرچ تمھیں بچ جائے گا، پھر دوسرا کام کر سکتی ہو، جو عورتیں منتظم ہوتی ہیں، مگر مردوں سے چھپا چھپا کے کرتی ہیں، ان سے ضرورتیں پوری کراتی رہتی ہیں، بعض ایسی ہوتی ہیں کہ پریشان کر کے فرمائشیں پوری کراتی رہتی ہیں، یہ برا کرتی ہیں، جب اپنے شوہر کو آرام نہ دیا تو سب بے کار ہے۔ میرا مقصد تو یہ ہے کہ جو کچھ کرو انھیں کے آرام کے لیے کرو، جن کی وجہ سے تم کو راحت پہونچتی ہے، اگر وہ نہ دیتے تو تم کہاں سے کرتیں، میں تمھیں کل چیزیں ضرورت کی تدبیر کے ساتھ بتا چکی، اگر اس پر بھی تم عمل نہ کر سکو تو تمھاری نالائقی ہے اور تمھارے گھر والوں کی بدقسمتی ہے، تم یہ کہو کہ سب تو منگاتی ہوں مگر پورا نہیں ہوتا، یہ بالکل غلط ہے، میں یہی کہوں گی کہ تم میں انتظام کا مادہ نہیں، تم کچھ نہیں کر سکتیں۔

گھر کی صفائی

گھر میں ایک خاص جگہ اپنی کرلو، ایک کمرہ ہی سہی مگر وہ مرضی کے موافق ہو، جس میں آرام دہ چیزیں موجود ہوں، مثلاً کھونٹیاں،

الماریاں، گچ (واش بیسن) جہاں ہاتھ دھوئے جا سکیں اور وضو کیا جا سکے، نالی جس سے پانی نکل جائے، روشن دان جس سے روشنی اور تازہ ہوا آئے، وسعت کم سے کم ایسی ہو کہ ایک چار پائی اور ایک چوکی آسکے، تخت پر ایک صاف چادر بچھی ہو کہ بیٹھنے والے بیٹھ سکیں اور چار پائی پر بستر لگا ہو کہ آرام کرنے والے آرام کر سکیں۔ احتیاطاً پلنگ پوش اس پر ڈال دیا جائے کہ چار روز میں میل کھا کے بدشکل نہ ہو جائے، تخت پر فقط چادر ہی نہ ہو، اس کے نیچے دری یا قالین ہو، قالین پر چادر بچھاؤ، اس پر دائیں بائیں تکیہ لگاؤ، ایک چولھا کوئلہ یا تیل سے جلنے والا یا بجلی یا گیس کا ہو، موقع سے رکھو، ڈبیہ اور دیا سلائی وغیرہ موجود رکھو کہ وقت پر تم کسی کی بیٹھے بیٹھے خاطر کر سکو۔ الماریوں میں چائے کا سٹ اور چائے شکر وغیرہ سب ٹھیک رکھو، جب ضرورت ہو کہیں اٹھنا نہ پڑے، سب چیزیں اسی جگہ موجود رہیں، صبح سویرے اٹھ کر چائے ناشتہ سب تیار کر لو، اگر چائے تیار کرنا چاہو تو پانی چڑھا کر نماز پڑھ سکتی ہو، کلام مجید کی تلاوت کر سکتی ہو، بعد فراغتِ نماز پھر چائے تیار کر لو، کمرہ بہت صاف رکھو، اُگالدان بھی ضرور ہو، زمین پر تھوکنے سے غلاظت اور بیماری پیدا ہوتی ہے۔ اگر ممکن ہو تو کئی اُگالدان رکھو، طشت، لوٹا، صراحی، گلاس بھی کئی ہوں، اور دو ایک گھڑے بھی موجود رہیں اور ضرورت کے لیے پانی موجود رہے۔ لوٹا تخت اور

زمین پر نہ رکھو، چوکی اسی لیے ہوتی ہے، طشت چوکی کے پاس رکھو، وضو چوکی پر بیٹھ کر کرو، نماز پڑھ کے جائے نماز کھونٹی پر لٹکا دو، کھانے پینے کا سامان اتنا رکھو کہ کم سے کم ہفتہ کے اندر کسی چیز کی ضرورت نہ ہو، جب اپنے کمرے کو صاف رکھنے کی تم عادی ہو جاؤ گی تو گھر بھی میلا نہ دیکھا جائے گا۔ پھر گھر میں جو چیز بے موقع پاؤ اسے قرینہ سے رکھ دو۔ جھاڑو دونوں وقت دلاتی رہو، ہر جگہ ایسی رکھو کہ وضو اور نماز بہ فراغت ہو سکے، اگر ہر جگہ تخت نہ ہوں تو چٹائی ضرور رکھو، جو کمرہ ٹھنڈا دیکھو اس میں فرش، تکیہ، پنکھے، اور دوسری آرام کی چیزیں مہیا رکھو، اگر یہ آرام والی چیزیں موجود رہیں گی تو ہر شخص یہاں آرام لینے کی غرض سے آئے گا، کوٹھری جس میں جنس وغیرہ رکھی جاتی ہے اس کو ہر روز دیکھتی رہو، اس میں یہ خیال رہے کہ ہر چیز ترتیب سے ہو کہ آسانی سے نکال سکو، چوہے وغیرہ نقصان نہ کریں۔

کپڑے کے بکس دوسری کوٹھری میں اپنی اپنی جگہ پر رکھو، اس میں کوئی چیز کھانے کی نہ رہے کہ چوہوں سے نقصان پہونچے، ان بکسوں کو برابر دیکھتی رہو کہ تمھاری غفلت سے کیڑے نہ لگ جائیں۔

باب چہارم

تربیت اولاد

یہ کوئی دشوار کام نہیں ہے اولاد کی محبت سب کچھ سکھا دیتی ہے مگر اس کے لیے عقل وسلیقہ شرط ہے، جو بدسلیقہ ہیں ان کو اور ان کی اولاد کو زندگی دوبھر ہو جاتی ہے، پرورش پانے کو تو بچے پرورش پا جاتے ہیں مگر حیوان ہی رہتے ہیں، نہ خاموشی کا سلیقہ، نہ بات کرنے کا طریقہ، بات کے وقت خاموش رہے، خاموشی کے وقت جو چاہا کہہ دیا، نہ کھانے کا سلیقہ نہ پینے کی تمیز، نہ پہننے اوڑھنے کا انداز، کپڑے پھٹے ہیں تو کچھ پروا نہیں، بیمار ہیں تو بے جا علاج ہے، کسی چیز سے پرہیز نہیں، اپنی زندگی سے جیے، موت آ گئی مر گئے، مر گئے تو بلا کٹی۔ ایسی بدسلیقہ ماؤں کے لیے بچوں کا ہونا قیامت ہے، ایک بچہ بھی آفت جان ہو جاتا ہے، اور جو سلیقہ مند تجربہ کار ہیں، جن کو لڑکے عزیز ہیں اور انجام پر نظر ہے وہ نہایت خوبی کے ساتھ پرورش کرتی ہیں۔ تربیت اولاد بھی اور اطاعت خاوند بھی، اور ان باتوں کو غنیمت سمجھ کر فخر

کرتی ہیں اور پرورش کرتی ہیں، ایک قلیل آمدنی پر نہایت خوبی کے ساتھ گزر کرتی ہیں کہ دیکھنے والے خوش ہوتے ہیں۔

پرورش اولاد کا آسان طریقہ

بچیو! اس کے آسان ہونے کا طریقہ میں ابھی سے تمھیں بتائے دیتی ہوں، پہلے تم سویرے اٹھنے کی عادت ڈالو، کہ دن بھر کی ضرورتوں کو تم باآسانی پورا کرسکو، اور ایک آدھ گھنٹہ نکال کر دم بھی لے لو، قاعدہ یہ رکھو کہ سویرے اٹھ کر بچوں کو فارغ کرا کے بستر پر لٹا دو، کپڑے اور بستر پہلے سے ٹھیک رکھو، گدا اور چمڑا احتیاط کے لیے اور نہالچے حسب ضرورت، تکیہ، مینڈ، سب موجود رکھو اور صاف رکھو تا کہ وقت پر دقّت نہ ہو اور گندگی سے بیماری پیدا نہ ہو جائے اور دوائیں بھی ان کے ہر مرض کی مہیا رکھو کہ وقتاً فوقتاً کام آتی رہیں اور وقت پر پریشانی نہ ہو، فرض کرو اگر رات کو بچے کی طبعیت خراب ہوئی، گود میں بچہ مچلا جاتا ہے، بستر پر تڑپا جاتا ہے، اگر یہ دوائیں موجود ہیں تو بہت جلد یہ تکلیف رفع ہوسکتی ہے۔ دوائیں بھی اگر اللہ نے چاہا تو ضروری ضروری جن کا تجربہ ہو چکا ہے لکھوں گی۔ دواؤں کے ساتھ ساتھ اور ضروری چیزوں کا بھی انتظام رکھو، مثلاً ہاون دستہ، کھرل، سل بٹہ، کوئلہ، دیا سلائی، روئی، کپڑا، چمچہ، کٹوری، پتیلی، ہر قسم کے تیل، جڑی بوٹیاں، برگ و تخم

وغیرہ اور دو چار مفید درخت، اپنے گھر میں ہوسکیں تو لگا لو مثلاً گلاب، چنبیلی، گل صد برگ وغیرہ، ان سے ہوا بھی خوش گوار ہوگی اور وقت پر کام بھی آئیں گے۔ دیہات اور شہر میں جو اشیاء ضروری ہوں انھیں تلاش کر لو، اگر یہ سب چیزیں مہیا رہیں گی تو اللہ کے فضل سے ضرورتیں بھی رفع ہوں گی، اور اس انتظام سے تمھارے بہت سے کام انجام پائیں گے، کوئی کام تمھیں دشوار نہ ہوگا، گھر داری بھی کر سکتی ہو، شوہر کی تابعداری بھی اور تربیت اولاد بھی، بچوں کی طرف سے اطمینان بھی رہے گا۔ دیکھو یہ سب ضروری باتیں ہیں جن کے ہونے سے کوئی کام رک نہیں سکتا، لیکن پھر بھی ان سب کے لیے سلیقہ درکار ہے، ایک یہ ہے کہ بچہ کو محفوظ و آرام دہ جگہ پر سلا کر دونوں پہلوؤں پر تکیہ رکھ دو، اور بے فکری سے نماز پڑھو یا ناشتہ کا انتظام کرو یا کھانے کا، طلوع آفتاب سے پہلے تمھیں بہرحال موقع مل سکتا ہے کہ ناشتہ وغیرہ سے فراغت پا کر کلام مجید پڑھو، کتاب دیکھو کیونکہ اکثر یہ وقت بچوں کے سونے کا ہوتا ہے، اگر جاگ اٹھیں تو وہ میری پہلے بتائی ہوئی ترکیب عمل میں لاؤ، لیکن دوسرے وقت طلوع آفتاب کے بعد لامحالہ یہی ترکیب کرنی پڑے گی۔

بس وہی ترکیب کر کے کھانے کا یوں انتظام کرو کہ جنس وغیرہ ٹھلوا کر دے دو کہ پھر تمھیں بار بار نہ دینا پڑے، پھر ایسی جگہ بیٹھ کر بچہ کو

لے لو کہ باورچی خانہ کی بھی نگرانی رہے اور بچہ بھی نہ روئے، اور جب باہر بھیجو تو ہاتھ منھ دھو کر کپڑے بدل کر بھیجو، تا کہ تازہ ہوا کھا کے خوش اور صحت مند رہے، ایسے میں تم اور ضرورتیں پوری کرو، یوں تو مدتوں کی ضرورتیں پہلے سے پوری کر سکتی ہو۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم بچوں سے بے فکر رہو، نہیں ہر وقت خیال رکھو، ان کے کھانے کا بھی معقول انتظام رکھو اگر وہ بھوکے رہیں گے تو ہر چیز منھ میں ڈال لیں گے، جس سے نقصان پہونچے گا اور عادت خراب ہوگی، غذا دو تو ہلکی، مگر سال کے اندر اندر دینے سے پیٹ بھاری ہو جاتا ہے اور معدہ میں خرابی آجاتی ہے، سال ڈیڑھ سال کے بعد دینا مناسب ہے، وہ بھی بے وقت ہرگز نہ دو، بچوں کو بہت اپنے پاس بھی نہ رکھو کہ وہ لہکٹ ہو جائیں، موقع سے لو، ان کو لے کر بے فکری سے نہ لیٹو کہ سو جاؤ، جیسے کہ اکثر بیبیاں بچوں کو لے کر سو جاتی ہیں، نہ گھر کی خبر نہ باہر کی، مرد بھی پریشان ہیں اور عورتیں بھی، مگر انھیں کچھ پروانہیں، اور بچہ بھی ماں کو نہیں چھوڑتا، بس کش مکش میں جان ہے، یہ طریقہ اچھا نہیں ہے، صبح دن چڑھے تک سونا منحوس ہے۔ ایسی سونے والی بیبیاں نماز سے محروم رہتی ہیں، یہ بہانہ مل جاتا ہے کہ کپڑے ناپاک ہیں، یہ کفران نعمت ہے، اللہ نے اولاد کی نعمت دی تو اس کے عوض نماز کھو بیٹھیں، کتنی بری بات ہے اللہ مجھے اور ہر مسلمان کو ان بری خصلتوں سے محفوظ رکھے۔ آمین!

بچوں کی تعلیم

بچوں کی تعلیم کی ابتدا اللہ کے نام سے کرو، کوئی اور لفظ نہ کہنے پائیں، ایسی باتیں نہ سکھاؤ جو آج کل رائج ہیں کہ بچپنے سے انگریزی، ہندی الفاظ سکھائے جاتے ہیں، ایسے الفاظ ان کے سامنے زبان سے نہ نکالو، بچہ بہت جلد سیکھ لیتا ہے، ان باتوں سے خوش نہ ہو بلکہ افسوس کرو، ان کی زبان پر اللہ کا نام اور رسول کا نام رواں کرو، اس طرح سے کہ اللہ کی وحدانیت وقدرت کا ان کو پورا یقین ہو جائے۔ جو چیز تم سے مانگے کہو اللہ سے مانگو اور جو چیز دو کہو اللہ نے دی ہے۔ ہر طریقہ سے ان کے دل میں ایمان کی قوت پیدا کرتی رہو، ان کے ہر کام کی ابتدا بسم اللہ کے ساتھ کرو، ان کو وہ کلمہ سکھاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کو پہچانیں، جب ان کو سمجھ آجائے تو ان کو کلام مجید کی چھوٹی چھوٹی سورتیں، سورہ اخلاص وسورہ کوثر وغیرہ کا ایک ایک لفظ سکھاتی رہو، ساتھ میں ترجمہ بھی سکھاتی رہو، رفتہ رفتہ بڑی سورتیں یونہی آگے چل کر سیکھ جائیں گے۔

بچوں کی نگہداشت

بچوں کو بری صحبتوں سے دور رکھو، ہر وقت خیال کرتی رہو کہ ان کی طبیعت کسی اور طرف مائل نہ ہو، ان کی ضد پوری نہ کرو، مانگنے

سے پہلے ان کی خواہش پوری کردو، تاکہ ضد نہ پیدا ہو، ان کے ساتھ ایسا انداز رکھو کہ وہ تم سے بے خوف نہ ہوں، تمھارا اشارہ ان کو کافی ہو، بہت مارنے اور بار بار کہنے سے بچے بے حیا ہو جاتے ہیں، بس اشارہ سے کام لو، ہر وقت ٹیڑھی باتیں نہ کرو، تھوڑی خطا پر سمجھا دو، غصّہ میں کوئی لفظ بے جا نہ نکالو کہ پچھتانا پڑے، ان کی طرف سے کسی کو برا نہ کہو، بلکہ ان ہی کا قصور سمجھو، ان کا کہنا نہ مانو، ہر بات کی جانچ کرتی رہو۔ دوسرا شخص جو کہے اس کا یقین کرو، مگر تھوڑی دیر کے لیے، جب تک تحقیق نہ کرلو، بچے خوف سے مکر جاتے ہیں، اگر تم ان کی بے جا پاسداری کروگی تو ان کو پھر موقع ملے گا، اگر کوئی پڑی چیز اٹھا لیں تو فوراً اسی جگہ رکھوا دو، اگرچہ دور ہی کیوں نہ ہو، اگر تم اس جگہ تک جا سکتی ہو تو جا کر سامنے رکھواؤ کہ آئندہ احتیاط رہے۔ کسی غیر کی چیز کے سامنے کھڑا نہ ہونے دو، اگر وہ دے تو حدِ ادب میں رہ کے واپس کر دو، جھوٹ اور چغلی سے روکتی رہو، مار کر ہنسو نہیں، ان سے بے تکلف ہو کے باتیں نہ کرو، کہ وہ بے حجاب ہو جائیں، ان پر اپنی محبت کا اظہار نہ کرو، کسی بات میں ان کی بے جا طرف داری نہ کرو۔ سب بچوں کو ایک نظر سے دیکھو، ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دو کہ ایک دوسرے کو ذلیل سمجھیں، کبھی بچوں کے ہاتھ میں پیسہ نہ دو، خود مناسب سمجھ کر چیز منگا کر سب کو برابر تقسیم کر دو، بچوں کے ہاتھ میں پیسہ دینا، ان کی ہر خواہش پوری کرنا

بڑی غلطی ہے، یہ محبت نہیں بلکہ عداوت ہے۔

لڑکیوں کے پردہ کا خیال

لڑکیوں کے پردہ کا بہت لحاظ رکھو، جس وقت سے ان کو سمجھ آئے، ہم عمر لڑکوں سے علیحدہ رکھو، ان سے بات کرنے کا موقع نہ دو بلکہ لڑکیوں کے پاس بھی تنہا نہ رہنے دو، ہنسی مذاق سے روکتی رہو، ان کو بے موقع کہیں آنے جانے نہ دو، اپنے ساتھ بھی ہر روز ہر جگہ لے جانا مناسب نہیں، اگرچہ چچا اور ماموں ہی کا گھر کیوں نہ ہو، گھر سے ممانعت نہیں بلکہ راستہ کا خیال ہے اور ان کے شوق میں ترقی ہونے کا خوف ہے، آج تمھارے ساتھ گئیں، کل کسی اور کو ساتھ لے کر جائیں گی، ہر کام میں انجام پر نظر رکھو، یہ تعلیم بچوں اور بچیوں کی ضروری ہے، بچیوں کے پردہ کا زیادہ خیال رکھو، ہر بری بات میں روک ٹوک کرتی رہو، ان میں کسی قسم کی آزادی پیدا نہ ہو سکے، کپڑے اور زیور اپنی خوشی کے مطابق پہناؤ، ان کی رائے پر نہ چھوڑو گزشتہ زمانہ کی حالت پر نظر رکھو، اس کے خلاف نہ کرو، بے جا کتابیں نہ دیکھنے دو، نماز پڑھنے اور قرآن وحدیث پڑھنے کی تاکید کرتی رہو، ادب اور لحاظ سکھاؤ، زیادہ باتیں کرنے سے روکو، زیادہ باتیں کرنا بیوقوفی کی دلیل ہے، بچیاں کم سخن اور شرمیلی بھلی معلوم ہوتی ہیں، کم سخنی اور شرم شریفوں کے انداز ہیں۔

دستکاری

بچیوں کو کاہل نہ بناؤ، ان سے کام لیتی رہو، کپڑے سلواؤ، کھانے پکانے میں شریک رکھو، کوئی ہانڈی خاص انھیں سے پکواؤ، خانہ داری میں شریک کرتی رہو تاکہ ان کو مہارت حاصل ہو اور بخوبی اس سے واقف ہوجائیں۔ حساب خانہ داری انھیں کے ہاتھ میں رکھو، مگر تم ان سے حساب لیتی رہو، کپڑے وغیرہ کے لینے دینے اور ان کے بدن کی صفائی کا وہی خیال رکھو جس کی بابت میں لکھ آئی ہوں، یہاں تک کہ جتنی ضرورتیں تمھیں پیش آتی ہیں، اور وہ ان کو بھی پیش آنا ہیں، وہ سب ان سے پوری کراتی رہو، انھیں پر نہ چھوڑ بیٹھو کہ ان کے چلے جانے سے تمھیں مصیبت پیش آئے، ہر کام کو الٹتی پلٹتی رہو کہ کرنے کی عادت رہے۔ غرض یہ کہ نہ تم نہ لڑکیاں کسی کام میں محتاج رہیں، کتر بیونت اور دست کاری میں ایسی مشّاق رہیں کہ دوسروں کو ان سے مدد ملتی رہے۔ سلیقہ شعار عورتوں کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے، اگر یہ باتیں ہوئیں تو قلیل آمدنی میں بھی آرام پاسکتی ہیں، جہاں تک ممکن ہو اور معیوب نہ ہو بچیوں کو ہر کام کا عادی بنانا چاہیے، کسی وقت وہ بے کار نہ رہیں، آج ان کی محنت اگر تم سے نہیں دیکھی جاتی تو کل تم کیسے دیکھ سکوگی جب زندگی کا انھیں پہاڑ اٹھانا پڑے گا اور اس وقت پھر یہی مثل ٹھیک اترے گی کہ ''اب پچھتائے کا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت''۔

باب پنجم

چھوٹے بچوں کا علاج

بعض بچوں کو زچہ خانہ سے شکایتیں پیدا ہو جاتی ہے، کبھی زہر کے دانے نکل آتے ہیں، کبھی پیٹ میں درد اٹھتا ہے، کبھی پسلی کی شکایت، کبھی سینہ جکڑ جاتا ہے، اسی طرح ایک نہ ایک مرض کھڑا رہتا ہے۔ اگر مائیں تجربہ کار ہوئیں تو مرض بڑھنے نہیں پاتا، اگر ناتجربہ کار ہوئیں تو مرض بڑھتے بڑھتے کام تمام کر دیتا ہے، اگر حکیم وڈاکٹر موجود ہوئے تو علاج میں آسانی ہوتی ہے مگر وقت پر اتنا روپیہ نہ ہوا کہ روز فیس دی جائے، ان کی خاطر کی جائے تو پھر دشواری ہے، اس لیے ہر عورت کے لیے ضروری ہے کہ ایسے ایسے نسخے یاد رکھے کہ دقتیں نہ اٹھانا پڑیں۔

زچہ خانہ کی بیماریاں

شروع میں زچہ خانہ میں کڑوا تیل لگانے کا زیادہ رواج ہے خاص کر دیہات میں، اس سے گرمی میں بچوں کے سر میں دانے پیدا

ہو جاتے ہیں مگر قوت کے خیال سے اس کا استعمال جاری رکھتے ہیں، اگر گرمی ہو تو کچھ روز تیل موقوف کر دو، دوسری دوائیں بتاؤں گی استعمال کرتی رہو، شکایت موقوف ہونے پر پھر وہی تیل کام میں لاؤ، کڑوا تیل بچوں کے لیے دیہاتی حیثیت سے بہت مفید ہے، اگر سر میں دانے ہیں اور بدن میں بھی تو دوسری دوا بنا لو، وہ زہر کو مفید ہو گی۔

ٹھنڈی دوائیں زچہ خانہ میں نہ دینا چاہئیں، وہ دوائیں جو میں ابھی بتاتی ہوں اس سے انشاء اللہ فائدہ ہو گا۔

نرکچور ۵۰ گرام، زیرہ سفیدہ ۵۰ گرام، چاکسو ۵۰ گرام، ان سب کو باریک کوٹ چھان کر رکھ لو، نہار منھ روز ۱۰ گرام پھانک لیا کرو، اسی سے انشاء اللہ دانے بھی موقوف ہو جائیں گے، قے اور پیٹ کی خرابی کو بھی یہی نسخہ مفید ثابت ہو گا۔

بچہ پیدا ہونے سے پہلے بجائے ناریل ومصری کے اگر اسی کا استعمال رکھو تو بچہ بہت تندرست رہے گا، یہ شکایتیں نہ ہوں گی، کڑوا تیل کی جگہ پر یہ دوائیں لگاؤ: کمیلہ، مردار سنگ، کافور پیس کر ناریل کے تیل میں ملاؤ اور جہاں دانے ہوں وہاں لگاؤ، اگر کان کے میل کی وجہ سے کچھ شکایت ہو گئی ہو تو کان میں یہ دوائیں لگا کر خشک مہندی چھڑک دو، فائدہ ہو گا، ایسے چھوٹے نسخے یاد رکھو، انشاء اللہ بہت کارآمد ہوں گے۔

کان کا درد

اگر کان میں درد ہو تو یہ کرو:

پہلے سکھ درشن کی پتی کا عرق نکال کر گرم کر کے کان میں ڈال دو، اس سے کم نہ ہو تو ماش کی پتی کا عرق ڈالو، اگر یہ وقت پر موجود نہ ہو تو پان بنگلہ ہو یا دیسی اس میں لونگ، سیاہ مرچ، تمباکو منھ سے چبا کر کپڑے میں لے کر کان میں چھوڑ دو، اگر سردی سے درد پیدا ہو گیا ہو تو اجوائن بھی شامل کر لو، اگر ریاحی ہو تو سونف منھ سے کچل کر ڈالنا مفید ہے اگر زکام کا درد ہے اور بچہ ہوشیار ہے کہ وہ برداشت کر سکتا ہے تو یہ علاج بہت مفید ہے۔ گل بنفشہ یا بنفشہ جوش کر کے اس طرح سے بھپارہ دو، کہ کان کے اندر اچھی طرح بھاپ پہونچتی رہے اور خوب بند رکھو کہ ہوا نہ لگے، دیر تک اس پر کان رکھے رہو، جب بھاپ کم ہو جائے تو ہٹا لو، مگر فوراً نہ کھول دو، جب پسینہ آیا ہوا خشک ہو جائے تب کھولو، لیکن اس وقت بھی ہوا سے احتیاط رکھو، شبنم سے بھی بچاؤ، انشاء اللہ بہت جلد شکایت جاتی رہے گی، اگر تین روز ایسا ہی کرو تو بالکل شکایت نہ رہے گی، تجربہ ہوا ہے۔

آنکھ کا درد

اگر آنکھیں آجائیں تو جوشاندہ پلاؤ اور لیپ بھی استعمال کرو،

لیپ یہ ہے: رسوت زرد ۳ گرام، ہلیلہ زرد ایک گرام، پٹھانی لودھ ایک گرام، آنبہ ہلدی ایک گرام، سفیدہ کاشغری ایک گرام، چاکسو مقشر ایک گرام، شب یمانی بریاں ایک گرام، سبز مکو کی پتی کے عرق میں پیس کر باریک گولیاں بنا کے، وقت پر گھس کر گرم کر کے لیپ کر دو، اگر آنکھوں میں درد زیادہ ہو تو افیون اور زعفران چار چار گرام شامل کر لو، بہت مفید ہے۔ اگر آنکھیں گرمی سے آگئی ہیں تو امرود کی پتی باریک پیس کر پھٹکری بریاں باریک کر کے پتی گرم کر کے اور پھٹکری چھڑک کر باندھ دو، فوراً انشاء اللہ درد جاتا رہے گا، اکثر سفیدہ بھی کسی کو مفید ہوتا ہے، کسی کو چاکسو۔

گھٹی

گل بنفشہ ایک گرام، بادیان ایک گرام، بیخ کاسنی ایک گرام، برگ گاؤزبان ایک گرام، مویز منقی ایک گرام، انجیر ولایتی ایک گرام، اصل السوس مقشر ایک گرام، گل سرخ ایک گرام، تخم خبازی ایک گرام، سپستاں ایک گرام، عناب ولایتی ایک گرام، منڈی ایک گرام، برگ سنائے مکی ایک گرام، جوش کر کے خمیرۂ بنفشہ (چھ گرام) میں ملا کر خود پینا چاہیے اور بچہ کو بھی دینا مفید ہے۔ بچہ کو گھٹی پلاتے وقت اس میں نصف مغز بادام گھس کر ملا دو۔

پیٹ کا درد

پودینہ خشک، ۲ گرام۔ بادیان، ۲ گرام۔ الائچی سفید، دو گرام، نمک سیاہ، ۲ گرام، پانی میں پیس کر پلاؤ۔ اگر دست بھی آتے ہوں تو ان میں تیزپات ملا کر جوش دے کر پلاؤ، اگر زکام ہو اور پیٹ میں بگاڑ ہو تو یہ دوا دو: گل بنفشہ، ۲ گرام۔ بادیان، ۲ گرام۔ بیخ کاسنی، ۲ گرام۔ برگ گاؤزبان ۲ گرام۔ مویز منقی ۲ گرام جوش دے کر ایک گرام شربت بنفشہ ملا کر پلاؤ۔ اگر متلی ہو تو سکنجبین نعنائی ملا کر پلا دو۔

پیچش

اگر پیچش ہو اور آؤں بھی آتی ہو تو یہ دوا دو: لعاب برگ گاؤزبان ایک گرام، لعاب ریشہ خطمی ایک گرام، لعاب اسبغول مسلم گرفتہ ایک گرام، اگر خون آتا ہو تو اس نسخہ میں شیر گلنار فارسی زیادہ کر دو، اگر پاخانہ ملین اور بار بار ہوتا ہو اور بچہ کی کمزوری بڑھتی جاتی ہو تو عود غرقی ایک گرام، اصل بادیان ایک گرام، زیرہ سفید ایک گرام، جوش دے کر اس میں زہر مہرہ خطائی گھس کر ملا دو، اور دن میں کئی بار پلاؤ بہت مفید ہے، اگر متلی ہو تو بجائے زہر مہرہ خطائی کے زرشک بھی دانہ پیس کر ملا دو۔

سوکھا

اگر لڑکا دبلا ہو گیا ہو، پاخانہ بہت آتا ہو اور وہ پھولا پھولا سا ہو اور منھ میں مکھیاں بھی لگتی ہوں تو یہ علامت سوکھے کی بیماری کی ہے، بچوں کو اکثر ہو جاتی ہے۔ پہلا نسخہ جو ابھی بتا چکی ہوں پلا کر دیکھو، اگر اس مرض کی ابتدا ہے تو انشاء اللہ فائدہ ہوگا، اگر نہ ہو تو گولر کا دودھ اور دودھیا کتھا اس میں ملا کر پلاؤ، اگر چالیس روز استعمال کروگی تو انشاء اللہ پھر شکایت نہ رہ جائے گی، بارہا تجربہ کیا گیا ہے، یہ بھی سن لو کہ یہ عارضہ اکثر اوپر کا دودھ پلانے سے ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ ماں کا دودھ بچہ کے لیے اکسیر ہے یہ مرض بہت خطرناک ہوتا ہے، بچہ سوکھتا چلا جاتا ہے، مرض بڑھتا جاتا ہے، آخر کار کام تمام ہو جاتا ہے۔

پسلی اور سینہ

اکثر بچوں کو پسلی کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے، اسی سے نمونیہ پیدا ہو جاتا ہے، اس کی جلد خبر لینا چاہیے۔ اگر بچہ کی سانس ناک سے لینے میں پھولتی ہو اور پسلی میں گڈھا پڑ جاتا ہو تو فوراً ہینگ اور انڈے کا تیل لگا دو، یا ایلوا لگا کر بنگلہ پان گرم کر کے باندھ دو، ایلوے کا لیپ بھی گرم کر لو، اکثر تھوڑی شکایت میں پیاز بھی نفع بخش ہے اگر سینہ بھی جکڑا ہو اور پسلی کی شکایت بھی ہو، یہاں تک کہ نمونیہ کا پورا اثر ہو تو یہ

دوا کرو: مصطگی رومی چھ گرام، بالچھڑ ۶ گرام، موم خالص چھ گرام، مغز بادام ۱۰ اعدد، روغن گل ۲۴ گرام۔ مصطگی اور بالچھڑ کو باریک کر کے بادام کو اتنا پیسو کہ تیل نکلنے لگے، پھر موم اور روغن خالص میں یہ سب ملا کر آگ پر رکھ دو اور پھر لکڑی سے ایک جان کر لو، پھر ڈبیہ میں رکھ دو، پسلی اور سینہ میں ہاتھ گرم کر کے لگاؤ، اس طرح دن میں کئی بار لگاؤ اور روئی کا پھل گرم کر کے رکھ دو، یہ نسخہ بہت مفید ہے، تجربہ ہوتا رہتا ہے۔ رائی کا پلاسٹر بھی بہت مفید ہے، مگر یہ بچے برداشت نہیں کر سکتے، یہ بڑوں کو بھی اور چھوٹوں کو بھی مفید ہے۔

قبض

اگر پیٹ میں اپھار ہو، پاخانہ نہ آتا ہو، اور بخار بھی ہو تو یہ سمجھ لو کہ پیٹ کی تکلیف سے بخار آ گیا تو کسٹر آئل پلا دو، دو ایک پاخانہ کے ہونے سے یہ تکلیف رفع ہو جائے گی، اگر وقت پر نہیں ہے تو مکوئے خشک، پودینہ خشک، نمک سیاہ (سب تین تین گرام) جوش دے کر پلاؤ اس سے پاخانہ ہو جائے گا، یا دہرا کر دو، چنے کی دال بریاں، بابرنگ کی بھوسی، نمک سیاہ پیس کر دہرا کر دو، جلد خبر لو، کیونکہ اکثر قبض سے پسلی کی شکایت ہو جاتی ہے اور کبھی ٹھنڈک سے بھی، اگر یہ نسخہ تیار رکھو تو وقت پر دقّت نہ ہو: چھوٹی ہڑ، ۲۵۰ گرام۔ پودینہ ۱۲۵ گرام،

ادرک ۱۲۵ گرام، ہینگ ۱۰ گرام، نمک سیاہ ٦٠ گرام، سہاگہ بریاں ۵۰ گرام، ان کو جوش دے لو کہ ہٹر نرم ہو جائے پانی اس قدر ڈالو کہ ان میں جذب ہو جائے باقی نہ رہے، جب یہ خشک ہو جائیں پھر لیموں کے عرق میں ڈال کر کسی ہانڈی میں بھر لو، ضرورت پر تم بھی کھاؤ اور بچہ کو بھی ہاتھ سے مل کر کھلاؤ قبض نہ رہے گا، اگر پھپوند بھی لگ جائے تو کوئی ہرج نہیں، کھاتی رہو، اگر دھوپ میں رکھ دو تو اثر کم نہ ہوگا۔ یہ نسخہ بھی تیار رکھو مفید ہے: عرق ادرک ۱۲۵ گرام، عرق پودینہ ۱۲۵ گرام، عرق لیمو ۱۲۵ گرام، چاروں نمک جو مشہور ہیں بارہ بارہ گرام ملا کر بوتل میں رکھ دو، کھانے کے بعد ایک چھوٹا چمچہ کبھی کبھی ضرورت پر دے دیا کرو لیکن کسی چیز کا عادی نہ ہو۔

دست و قے

ان بچوں کے لیے یہ بھی مفید ہے، جن کو قے بھی آتی ہو اور پاخانہ بھی، یہ چٹکی بنا کر رکھ لو: بنس لوچن کبود، چار گرام، دانہ ہیل خورد، ۳ گرام ۔ زرد نباد، ۳ گرام ۔ پوست زرد ترنج ،۳ گرام، گل سرخ، ۳ گرام ۔ بادیان، ۳ گرام، ۔ زیرہ سفید ۳ گرام، نمک طعام، ۳ گرام ۔ دانہ ہیل کلاں، ۳ گرام ۔ مصطگی رومی، ۳ گرام ۔ زرشک، ۳ گرام ۔ بہیدانہ، ۳ گرام ۔ یہ سب باریک پیس کر چٹکی بنا کر رکھ لو، بچوں کو

ضرورت پر دیتی رہو۔

اگر دست بھی ہیں، خون اور آؤں بھی ہے تو یہ دوا کرو:

آملہ خشک، دھنیا خشک، زیرہ سفید، بادیان سب برابر لے کر نصف کچا اور نصف بریاں کر کے باریک پیس لو، تھوڑا تھوڑا دیتی رہو، اگر خون اور آؤں بہت ہے تو یہ علاج انشاء اللہ مفید ہوگا، احتیاطاً یہ بھی نسخہ رکھنا بھی ضروری ہے۔

پتھری

خدانخواستہ اگر پتھری کی شکایت ہے تو علاج جلد کرو، یہ مرض بہت تکلیف دہ ہے، اس کے لیے آسان اور مجرب نسخہ یہ ہے گیندے کی پتی کا عرق، سیاہ مرچ پیس کر ملا کر پلاتی رہو، سفید الائچی کا استعمال رکھو، بڑوں کے لیے زیادہ تعداد ادویہ کی ضرورت ہے۔ عرق ۶۰ گرام، سیاہ مرچ ۶۰ گرام۔

باب ششم

مہمان کی خاطر مدارات

مہمان کا آنا خوش نصیبی ہے

حدیث شریف میں مہمان کی خدمت اور اس کے اکرام کی بہت تاکید آئی ہے اس لیے جب مہمان تمھارے گھر آئے تو بہت خوش ہونا چاہیے کیونکہ خوش نصیب ہی کے یہاں مہمان آتے ہیں، ان پر کھانے کی تنگی نہ کرو، وہ تمھارے حصہ سے نہیں کھائیں گے، تمھارے کھانے میں کمی نہیں آئے گی اور اللہ تمھیں اور زیادہ دے گا، مہمان کو اپنے سے زیادہ بہتر کھلاؤ، کبھی دل تنگ نہ ہو، ان کے لیے اچھی جگہ جہاں آرام سے رہ سکیں، انھیں دکھا کر وہاں چارپائی بستر ٹھیک سے لگا دو، ان کے چائے اور ناشتہ کی فکر رکھو کہ وقت پر پہونچے، ان کی آتے جاتے خبر رکھو کہ کوئی اور ضرورت تو نہیں ہے، جب وہ جانے لگیں تو کچھ تحفہ بھی ساتھ کر دو، اور اگر تمھارے یہاں زیادہ دن ٹھہرنا چاہیں تو ان کے ساتھ وہی معاملہ رکھو جو دو دن کے مہمان کے ساتھ ہوتا ہے، زیادہ

رہنا سمجھ کر بے پرواہ نہ ہو جاؤ بلکہ اور زیادہ خاطر کرو، ان کی کل ضرورتیں اپنی ضرورتیں سمجھو، ہر وقت ان سے خوش ہو کر بولو اگر وہ اپنا انتظام علیٰحدہ کریں تو تم ان کے کاموں میں مشورہ دیتی رہو اگر وہ نوکر نہیں رکھ سکتیں تو تم اپنی ماماؤں پر ان کی خدمت کے لیے زور ڈالتی رہو، اگر وہ کام کرنے سے آنکھ چرائیں تو تم آپ کرو، اور انھیں کے سامنے خوب سخت سست کہو، اگر وہ خود اپنے ہاتھوں سے پکاتی ہوں تو ماماؤں کے مقابل بیٹھ کر پکانا منظور نہ کرو کہ انھیں وہ ذلیل سمجھیں بلکہ اپنے چولھے پر رکھوا دو، اور اپنی ہانڈی اتار لو، پھر آئندہ مامائیں ان کی عزت کریں گی، اس وقت کے نوکروں کا دستور ہے کہ اپنے گھر والوں کے سوا دوسروں کی خدمت نہیں کر سکتے۔

خاطر مدارات

ہر وقت ان کی مدد کرو، کھانا اپنے دسترخوان پر کھلاؤ، اگر وہ کسی وجہ سے اس کو گوارا نہ کریں تو جو نئی چیز تمھارے یہاں پکے برابر دیتی رہو اور اس کی کسی کو خبر نہ ہو، ان کی کسی بات پر اعتراض نہ کرو، اگرچہ تمھارے مزاج کے خلاف ہو، اگر کچھ قرض دو تو تقاضہ نہ کرو، خود دے دیں تو لے لو، کوئی بات ایسی نہ کہو کہ ان کو ناگوار ہو کہ وہ سمجھیں کہ ہمارا رہنا انھیں دوبھر ہے، کوئی بات اگر کہو بھی تو نوکروں کے سامنے نہ

کہو، وہ دل کے چھوٹے ہوتے ہیں، موقع بے موقع کہہ ڈالتے ہیں۔

ماماؤں سے برتاؤ

تمھیں معلوم ہے کہ مامائیں بڑی مشکل سے ملتی ہیں، ابھی تو خیر، آگے چل کر اور بھی دشواری سے ملیں گی۔ اگر ملیں بھی تو روز کے یہی جھگڑے رہیں گے۔ لڑ بھڑ کر چل دیں گی، اس لیے دل جلانے سے ہاتھ کا جلانا بہتر ہے، تم خود ہی کام کرنے کی عادت ڈالو، یا مامائیں رکھو تو ان سے زیادہ بے تکلفی نہ کرو ورنہ مقابلہ کرنے لگیں گی، ان کا دل ہاتھ میں لے لو اور نرمی سے کام لو، ہر قصور پر لعنت ملامت نہ کرو، کچھ کچھ تم بھی مدد دیتی رہو، ضرورت کے وقت بے کاز کام نہ لو۔ جب وقت پر کام نہ ہوگا، تم برا کہو گی تو الٹے تمھیں کو وہ تھپڑ لگائیں گی، پھر تمھاری کیا رہ جائے گی۔ ہر وقت عیب جوئی نہ کرو، اگر تمھیں منظور ہے کہ کام بھی وقت پر ہوتا رہے اور کوئی چیز بھی ضائع نہ ہو تو نگرانی کے لیے موقع پر بیٹھ جاؤ، کچھ ہانڈی بھی دیکھتی جاؤ مگر یہ ظاہر نہ ہو کہ تم اس غرض سے بیٹھی ہو کہ یہ کھانہ لیں، بلکہ یہ خیال ہو کہ تم ہاتھ بٹانے کے لیے بیٹھی ہو، نمک وغیرہ تم بھی چکھتی رہو کہ شاید تمھارے مردوں کے نزدیک ٹھیک نہ ہو، اپنے مردوں کی ہانڈی تم خود پکاؤ، پیچھے بھی تاکید کر چکی ہوں، جب تم دیکھ بھال کرتی رہو گی تو اس

کے چلے جانے پر بھی تم کو تکلیف نہ ہوگی اور تم بلا تکلف کام کر سکتی ہو، ماماؤں کو ماہ بہ ماہ تنخواہ دیتی رہو اور جنس بھی تلواتی رہو، غرض یہ کہ ان کا بار سر پر نہ رکھو، فرض کرو کہ اگر وہ ایک دم سے کھڑی ہوگئیں بی بی ہم نہ رہیں گے تو اس وقت تمھیں سب یکمشت دینا پڑے گا، اگر وقت پر نہ دے سکیں تو سر نیچا ہوگا اور یہ جگہ جگہ کہتی پھریں گی۔ اس وقت کی ماماؤں کا عام قاعدہ ہے کہ یہ کہہ کر ڈراتی ہیں کہ ہمارا حساب کردو ہم چلے جائیں، یہ سمجھ کر کہ اس وقت یہ دے سکتی نہیں، اگر دے دو تو فوراً ٹھہر جائیں گی۔ اس کا تجربہ میں کر چکی ہوں۔ معاملہ صاف رکھو کہ وقت پر تمھیں تکلیف نہ ہو اور ہر چیز پکانے کی عادت باقی رکھو۔

خود کام کرنے کی عادت ڈالو

بعض بیبیاں کہتی ہیں کہ جب خدا دے تو زحمت کیوں اٹھائیں، میں پوچھتی ہوں کہ اگر ماما نہ ملے اور تمھیں بھی پکانا نہ آئے تو کیا کروگی، ناچار کرنا پڑے گا۔ اگر پکایا بھی اور خواہش کے موافق نہ ہوا، تو اس وقت ذلیل ہوگی۔ تم تو کھا سکتی ہو مگر مرد کیونکر برداشت کر سکیں گے، پھر سوائے ندامت کے اور کیا ہوگا۔ اس لیے ہر کام کی عادت ڈالنا چاہیے، کسی وقت بیکار نہ رہو، ہر طرح سے مردوں کو آرام پہونچاتی رہو۔ اکثر بے کار رہنے والوں کو دیکھا ہے سات آٹھ بجے تک سوتی

رہتی ہیں، اگر کوئی کام کرنے والا ہوا تو خیر ورنہ اکثر مرد خود کر لیتے ہیں، کس قدر شرم کی بات ہے کہ بی بی صاحبہ لیٹی یا بیٹھی ہیں اور مرد پریشان پھرتے ہیں۔ اے بچیو! ایسی نالائق طبیعت نہ رکھو، اپنا گھر سمجھو، تمھارے بڑے، تمھارا ہاتھ بٹانے والے کب تک تمھارا ساتھ دیں گے، وہ تمھیں آرام پہونچا چکے، اب تم انھیں آرام پہونچاؤ، بہو بیٹیاں اسی دن کے لیے ہوتی ہیں، تم نہ کروگی تو کوئی دوسرا کرنے آئے گا؟ اب تم اپنا گھر دیکھو، ماماؤں کی مدد کرنے سے پچھ نوکر نہ ہو جاؤ گی، تمھاری وہی عزت رہے گی اگر تمھاری آمدنی میں اتنی گنجائش ہے کہ تم ماما رکھ سکتی ہو تو ضرور رکھو، ورنہ یہ امارت چل نہیں سکتی کہ ماما ضرور ہو، ماہ بہ ماہ تنخواہ دے سکو یا نہ دے سکو۔ منتظم بیبیاں خود کرتی ہیں اور ماما رکھ کر پریشان ہونا نہیں چاہتیں۔ یہ یاد رہے کہ ماماؤں سے بھی آرام ہے تکلیف بھی ہے، اسی وجہ سے وہ خود کام کرنا پسند کرتی ہیں۔ اگر تم خود کپڑے سیو گی، لڑکوں کو تم سنبھالو گی، کھانا تم پکاؤ گی تو تمھارا کس قدر روپیہ بچے گا اور کتنے کام نکلیں گے اور جو خوبیاں حاصل ہوں گی تم خود سمجھو گی، مرد تمھیں عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے، تمھیں کام کرتے دیکھ کر پھر تمھاری اولاد بھی اور گھر کے جتنے افراد شرکت میں ہیں وہ بھی مدد دیں گے، ہر کام آسان ہو جائے گا، وہ بھی جو ہوشیار نہ ہوں گے ہو جائیں گے۔ پھر تمھیں الگ سکھانے کی ضرورت نہ رہے گی۔

ضروری ہدایات

کھانا پکانے کی جگہ صاف ستھری رکھو، برتن ٹھیک طرح رکھو، ماماؤں پر نہ چھوڑو، اور نہ کسی اور پر۔ کھانا مزیدار ہو، دونوں وقت ایک ہی چیز نہ پکاؤ، آب ونمک ٹھیک رہے۔ کھانا بیٹھنے اور سونے کی جگہ نہ کھاؤ، کھانے کی جگہ الگ ہو، کھانا ایک ہی دستر خوان پر کھاؤ، اگر تنہا کھانے کی عادی ہو تو سب کو کھلا کر کھاؤ کہ شاید کوئی چیز کم نہ پڑے کہ شرمندہ ہونا پڑے، مردوں کے کھانے میں کئی قسم کی چیزیں ہوں، اچار، چٹنی ضرور ہوں، پان وغیرہ ٹھیک رکھو کہ وقت پر تکلیف نہ ہو، کھانا تم خود نکالو، ماماؤں سے نہ نکلواؤ، یہ بہت بدسلیقگی ہے اور نقصان بھی، کھانا دے دلا کر جو کچھ دینا ہو ماماؤں کو دے دو، باقی جو بچ جائے احتیاط سے رکھ دو۔ جب تک کھانا تیار نہ ہو، گھر سے کہیں نہ جاؤ، نہ کسی کام میں مشغول ہو کہ بے فکر ہو جاؤ کہ پکی پکائی ہانڈی جل جائے یا شوربہ زیادہ ہو جائے کہ مردوں کے کھانے کے وقت پھر کچھ نہ ہو سکے، بدمزگی سے کھانا پڑے۔ گھر میں زیادہ رہو، بے موقع اِدھر اُدھر نہ پھرو، جب بالکل اطمینان ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔ جب جنس منگاؤ تو دوسروں سے نرخ دریافت کرلو، اسی حساب سے تلوا کر رکھو۔ گھی بغیر صاف کیے استعمال میں نہ لاؤ کہ شاید کوئی چیز ہو تو کی کرائی محنت

اکارت ہو، اور یوں برکت بھی نہیں ہوتی، کتھا اور گھی بغیر صاف کیے کام میں لانے سے برکت اٹھ جاتی ہے، اور بدسلیقگی بھی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو ماماؤں پر کام نہ چھوڑو، خود کرو اگر نقصان ہوگا تو تمھارا ہوگا، تمھارا دل دکھے گا، دوسرے کا نہیں، اکثر بیبیاں چارپائی پر بیٹھے بیٹھے باتیں بناتی رہتی ہیں، گھر کی خبر نہیں کہ کیا پکتا ہے اور کیا نہیں، الٹے سیدھے جو مل گیا کھالیا، نہ ان کو مردوں کی پرواہ نہ اپنی خبر اور نہ مہمان کی فکر، اپنی خبر نہ ہو، مگر یہ تو سمجھو کہ مرد شادی کرتے ہیں آرام کے لیے یا تکلیف اٹھانے کے لیے، جب انھیں اتنا بھی آرام نہ پہنچا تو کیا فائدہ، اگر تم میری ان نصیحتوں پر عمل کروگی، تو یہ دیکھ کر تمھاری مامائیں چوری سینہ زوری سے بچیں گی، دل میں تمھارا خوف رہے گا، تمھاری حکم عدولی نہ کرسکیں گی۔ اور ٹھیک سے کام کریں گی۔

اب میں وہ نصیحتیں کرنا چاہتی ہوں جو تمھیں میکہ و سسرال اور دوسرے موقعوں پر کام دیں گی۔ اگر پورا عمل کروگی تو عجب تاثیر دیکھو گی ان شاء اللہ۔

باب ہفتم

چند نصیحتیں

ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتی رہو، اس کی رضا مندی چاہو، اس کی مرضی کے خلاف کوئی بات نہ کہو، نہ کرو، ناراضی کی بات سے توبہ کرو، نماز دل لگا کر وقت پر ادا کرو، کلام مجید روز پڑھتی رہو، غلطیاں نہ ہونے پائیں، بھولا ہوا یاد کر لیا کرو، جھوٹ نہ بولو، جو بات کہو سچ کہو، اگر کسی بات کا خوف ہو وہ بات نہ کہو، آدمی سے نہ ڈرو، اللہ سے ڈرو۔ انسان سوائے اس کے کہ خاموش ہوگا اور کیا کر سکتا ہے، اللہ کی پکڑ سخت ہے مگر وہ رحیم بھی ہے۔ ہر ایک سے نرمی کے ساتھ پیش آؤ، کسی کی برائی نہ کرو، نہ منھ پر نہ پیچھے، منھ پر کہنے سے رنج ہوتا ہے، اور پیٹھ پیچھے کہنا غیبت ہے جو بڑا گناہ ہے اپنے عیبوں پر نظر رکھو اور قسم کھانے کی عادت نہ ڈالو، چپکے چپکے چار کے سامنے باتیں نہ کرو، بدگمانی ہوگی، اگرچہ اچھی ہی بات ہو، دو شخص جب برابر ہوں اور تم کچھ دینا چاہو تو برابر دو، کسی کو زیادہ کسی کو کم دینے سے تم بے وقوف

کہلاؤ گی، اور کم حصہ والے کی سبکی ہوگی۔ دو شخصوں کے سامنے ان میں ایک کی تعریف نہ کرو، خاطر مدارات برابر کرو، کسی کی دل شکنی نہ کرو، غیروں سے بہت نہ ملو، اور نہ ان سے کچھ امید رکھو، اگر تمھارے خیال کے مطابق نہ ہوا تو تم کو ملال ہوگا۔ ع

کہاں رہتی ہے وہ قیمت جہاں چینی میں بال آیا

جس سے محبت کرو اللہ کی خوشی کے لیے کرو اس میں دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی ہے۔

صلۂ رحمی

اپنے رشتہ داروں سے محبت اور تعلق پیدا کرو، اگر وہ دشمنی بھی کریں تو تم دوستی کرتی رہو، جو تمھارے ساتھ برائی کرے تم اس کے ساتھ بھلائی کرتی رہو، دوستوں سے تو سب ہی دوستی رکھتے ہیں، لیکن دشمنوں کے ساتھ بھلائی میں اللہ کی خوشی ہے۔ اپنے عزیزوں کی مدد کرو، ان کا ہاتھ بٹاتی رہو، وقت پر قرض دو، قرض دے کر احسان نہ رکھو، کبھی تقاضا نہ کرو، اگر وہ کسی بات پر بگڑ جائیں تو تم نرم ہو جاؤ، ان کے غصہ کو دفع کرو، بری بات کو ٹال دو، بخیل سے کبھی قرض نہ لو، بخیل کا دل چھوٹا ہوتا ہے، وقت پر تمھیں شرمندہ ہونا پڑے گا، بلکہ وہ جو چیز مانگے دے سکتی ہو تو دے دو، وہ تھوڑے کو بہت سمجھے گا اور تمھارا احسان

مانے گا۔

امیروں سے بہت نہ ملو، بے تکلفی میں وہ بات نہیں رہتی، بغیر ضروری کام کے نہ جایا کرو، اگر جاؤ تو کوئی ایسی بات نہ کرو جوان کے مزاج کے خلاف ہو، ادھر ادھر نہ دیکھتی رہو، کسی بات پر تعجب کا اظہار نہ کرو، نہایت تمیز سے کھانا کھاؤ، جو چیز تمھارے آگے رکھی ہو وہ کھاؤ۔ دوسری طرف ہاتھ نہ بڑھاؤ، کھاتے وقت بہت باتیں نہ کرو، چھوٹے بچوں کو اپنے ساتھ نہ کھلاؤ، پان کی پیک منھ میں لے کر بات نہ کرو۔ کہیں جاؤ تو خالی ہاتھ نہ جاؤ، ایک ہوشیار عورت کو ضرور ساتھ لے جاؤ، تنہا کہیں نہ جاؤ، پاس ہو یا دور، کسی کے کپڑے پہن کر نہ جاؤ جو اللہ تمھیں دے وہی بہتر ہے، مال مستعار کے استعمال سے کبھی نقصان بھی ہوتا ہے اور صدمہ بھی اُٹھانا پڑتا ہے۔

آمدنی سے زیادہ خرچ نہ کرو

اگر تمھاری آمدنی تین سو روپیہ ہے اور تم چار سو خرچ کروگی تو آئندہ تمھیں دو سو روپے میں کرنا پڑے گا، ضرورتیں وہی رہیں گی روپیہ کم ہو جائے گا، پھر اطمینان سے نہیں کھا پہن سکتیں، اور یہ بدنظمی بھی کہلاتی ہے، جو کرو اس کا انجام سوچ لو، یہ حدیث یاد رکھو: ”نہ برباد ہوا وہ آدمی جس نے اپنی حقیقت پہچانی۔“

جو کام کرو مشورہ سے کرو، پھر الزام کا موقع نہ رہے گا۔ جو کرو اپنی حیثیت کے موافق کرو، کبھی پریشان نہ ہوگی، آج کل دستور اسراف کا ہے، اگر کوئی منتظم حیثیت کے مطابق کرتا ہے تو وہ بخیل کہلاتا ہے اس بے جا خرچ سے کیا حاصل کہ وقت پر دوسروں کا محتاج ہو جائے، اور ہر وقت پریشانی میں کٹے، اگر اللہ نے تمھیں خواہش سے زیادہ دیا ہے تو تم اس کی خوشی کے کام کرو کہ اس کا اجر تمھیں آخرت میں ملے، بے جا اڑا دینے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، جو تمھیں میسر آئے وہ تم اپنے کام سے بچا کر اپنے ان عزیزوں پر خرچ کرو جو اس کے مستحق ہیں کہ اللہ بھی خوش ہو اور وہ بھی۔ اس ہوشیاری سے خرچ کرو کہ نہ تم قرض دار رہو، نہ مردوں کو تکلیف دو، ان سے فرمائش نہ کرتی رہو، جو کچھ تمھیں دیں، غنیمت جانو، انھیں آرام پہونچاتی رہو۔

حسنِ سلوک اور ہارون رشید کا واقعہ

اپنے اور اپنے ماں باپ کے رشتہ داروں سے نیک برتاؤ رکھو، ان کی راحت و تکلیف میں شریک رہو، ان کی خوشی اپنی خوشی، ان کا غم اپنا غم سمجھو، کھلے چھپے ان کی مدد کرو، ہر ایک سے نیکی کرو اللہ تمھارے ساتھ بھی اپنا فضل و کرم کرے گا، یہ غلط ہے "نیکی برباد گناہ لازم" کیا تم نے کلام مجید میں نہیں دیکھا:

هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَان "نیکی کا بدلہ نیکی ہے" مگر جب کہ اس میں ریا نہ ہو۔ ریا سے بچو، کسی کی کم حیثیت پر ہنسو نہیں، کسی کا دل نہ توڑو، کسی کا دل نہ دکھاؤ۔ کسی کی اگر مہمان ہو تو اس کے کھانے کی برائی نہ کرو، اگر چہ بے نمک کی دال ہی ہو، اسے نعمت سمجھ کر کھاؤ، کھاتے وقت منھ نہ بناؤ، کھا کر نام دھرنا بڑا عیب ہے۔ معلوم نہیں کس شوق میں اس نے پکایا ہو، اس کا احسان مانو اور شکریہ ادا کرو۔

خلیفہ ہارون رشید کا قصہ تم نے سنا ہوگا کہ ایک اعرابی پیاس کی شدت سے ایک نہر پر پہونچا اور پانی پیا، اسے مزیدار سمجھ کر مشک میں بھر لیا کہ ہارون رشید کی خدمت میں پیش کروں گا اور بہت سا انعام پاؤں گا۔ یہ سوچ کر بادشاہ کی خدمت میں لایا، وہ دربار میں تھے، دیکھتے ہی حقیقت سمجھ گئے کسی وزیر سے کہا کہ اس کو رکھ لو، میں خود پیوں گا، دوسرا نہ پیئے۔ بادشاہ بہت رحم دل تھے، یہ سمجھے کہ دوسرا آدمی مزا چکھ کر اسے کچھ کہہ دے گا تو اسے ملال ہوگا اور اسے بہت سا انعام دے کر رخصت کیا۔

کسی کی چیز کو برا کہنے سے دل ٹوٹ جاتا ہے، کسی دوسرے کے گھر میں اپنی حکومت نہ جتاؤ، اور نہ خود سے انتظام میں لگ جاؤ بیجا گلہ شکایت نہ کرو کہ دل ٹوٹ جائے، لڑکوں کی لڑائی کو جھگڑوں میں نہ بدلو، نوکروں کے کہنے سننے مین نہ آؤ، اس سے نا اتفاقی پیدا ہو جاتی ہے پھر لڑائی کا سامان ہو جاتا ہے، بروقت ایسا روک دو کہ پھر وہ کہنے کا

موقع نہ پائیں، خود سن کر ٹال دو، زیادہ جھگڑے سے بھی نقصان ہے۔ جو چیز تمھیں مل جائے وہ ہزار میں اچھی سمجھو، شاید تمھارے حق میں یہی بہتر ہو، کسی سے حسد نہ کرو، حسد والا کبھی پھولتا پھلتا نہیں ہے، اللہ جس کو دینا چاہتا ہے ضرور دیتا ہے، تمھارے حسد کرنے سے روک نہ لے گا، حسد کرنے والا ذلیل ہوتا ہے، یہ مرض لا علاج ہے، اگر علاج ہے تو یہ ہے کہ جس کسی کے نفع سے تمھیں تکلیف یا نقصان پہونچتا ہو اس کو نفع پہونچانے کی کوشش کرو اور دعا کرو کہ خدایا اسے وہ چیز دے جو مجھ سے بہتر ہو، اگر تم سے زیادہ کوئی خوبی اس میں ہو تو نہایت خوشی سے اس کی تعریف دوسروں سے کرو، چار دن میں پھر یہ مرض تم اپنے اندر نہ پاؤ گی۔ حرص سے پرہیز کرو۔ زنگ جیسے برتن کو کھالیتا ہے اسی طرح حرص ایمان کو، اپنے سے کمتر کو دیکھو، پھر تمھیں اللہ سے شکایت نہ ہوگی جو اللہ نے دیا ہے اس پر شاکر رہو، جس سے ملو سچے دل سے ملو، ہر موقع پر دوست رکھو، اللہ سے ڈرو، سب اسی کے بندے ہیں، جسے چاہے عزت دے، جسے چاہے ذلت، بلکہ اگر تم مقدور رکھتی ہو تو اس وقت دوسروں کی مدد کرو، اللہ تمھاری بھی مدد کرے گا، بے کسوں پر رحم کرو، اللہ تم پر رحم کرے گا۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

حیثیت کے مطابق خرچ کرنا ہی عقل مندی ہے

ہم لوگوں میں یہ عیب پیدا ہو گیا ہے کہ لڑکی کے جہیز میں اگر ہوا تو خیر، ورنہ قرض لے کر، تکلیف اٹھا کر، جو امیر دیتے ہیں وہی غرباء ومساکین دیتے ہیں، آخر کار زمانہ کے دست برد سے وہ چیزیں برباد ہو جاتی ہیں۔ اگر ہمارے عقل ہو اور لڑکی کے آرام کا خیال ہو تو بجائے اس سامان کے وہ انتظام کریں کہ جس سے اس کو اور اس کی اولاد کو فائدہ پہونچے، جاتے ہی وہ محتاج اور بے دست وپا ہو کر نہ بیٹھ جائے، کسی کا منھ نہ تکے، اگر مائیں کرنا چاہیں تو ہمیشہ کر سکتی ہیں، ہزار طریقہ سے دے سکتی ہیں، مگر یہ دنیاداری، رسموں کی پابندی ہم کیوں کریں، اسی نے تو ہمیں اس حالت کو پہونچایا کہ ہر طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہیں، فکروں نے ہمیں چور کر دیا، افلاس چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے مگر جب بھی ہم اپنی حالت کو بدلنا نہیں چاہتے، وہ طریقہ اگر چہ ہمیں معلوم ہے کہ یہ مصیبتیں جس کے باعث ہم سے دور ہو جائیں لیکن ہم مجبور ہیں، دنیا کی شرم غالب ہے، اگر یہ نہ ہو تو پھر کچھ نہیں، محض دل کے چاہنے پر عمل نہ کرنا چاہیے بلکہ جس سے ہمیں آرام پہونچے، ہمارا مالک جس کے سبب ہم سے خوش ہو وہ ہم کریں، کسی کے برا بھلا کہنے کی پرواہ نہ ہو، اگلے بزرگوں میں یہ باتیں نہ تھیں،

جتنی حیثیت ہوتی تھی اسی کے موافق کرتے تھے، کیا انھیں اپنی اولاد سے محبت نہ تھی، ہم تکلیف اٹھا کر کرتے ہیں، وہ آرام سے کر سکتے تھے۔ اگر یہ کہیں کہ انھیں عقل نہ تھی تو کیا، ہم جو کرتے ہیں، یہ عقل ہے ہرگز نہیں، یہ سراسر بے وقوفی بلکہ شامت ہے ہم اتنا بھی نہ سمجھیں کہ آج تو ہم کرتے ہیں کل اگر کچھ نہ کرسکیں تو پھر کیا ہوگا۔ خیر قصہ مختصر جہاں تک ممکن ہو یہ خیالات دل سے نکالو اور اپنے بزرگوں کے قدم پر قدم رکھو، ان سے بڑھ کر نہ چلو کہ گر پڑو، ان کی باتیں تسلیم کرو، وہ تجربہ کار ہیں۔

معیوب باتیں

اپنے بڑوں سے اونچی جگہ نہ بیٹھو کہ یہ تہذیب کے خلاف ہے

بھول کر کوئی بڑی بات نہ کہو، بڑا بول اللہ کو پسند نہیں۔

مت ہنسو دیکھ کے تقدیر کو پلٹے کھاتے
دیر لگتی نہیں تقدیر کو پلٹے کھاتے

دنیا کی دوروزہ رونق پر نہ اتراؤ، مال، اولاد، جگہ، زمین، گھر، سب اللہ کا ہے، تمھارا کچھ نہیں، وہ جسے چاہے دے، جس سے چاہے لے، تمھارا کچھ زور نہیں، کسی حاجت مند کا دل نہ توڑو، جو تم سے اپنا حال کہے دل لگا کر سنو اور اپنے دل پر ہاتھ رکھو، اپنے پاس سے کسی کو

محروم نہ پھیرو۔

خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر

کسی سے سخت کلامی کرنا، چھوٹا ہو یا بڑا، بے دردی اور بد تہذیبی ہے، بدگمانی نہ کرو، کسی کو تکلیف نہ پہونچاؤ، منافق نہ بنو، دینے لینے میں کسی کو شرمندہ نہ کرو، دکھانے کے لیے اس سے زیادہ نہ دو کہ وہ شرما جائے، ہر چیز احتیاط سے رکھو، اگر کسی کے پاس رکھو تو سمجھ بوجھ کے، خوب اس کا اندازہ کرلو، اور اس سے کہہ دو کہ یہ اتنی ہے، مگر زیور، برتن، روپیہ، پیسہ، کپڑے لتے ہوں تو ان کی فہرست بنالو، اگر مناسب سمجھو تو اسے بھی فہرست بنا کر دے دو کہ وقت پر تم بے تکلف واپس لے سکو، اپنے ہوں یا غیر سب سے معاملہ صاف رکھو، جو بات بھی کہو وقت پر کہو، بے وقت کہنا لاحاصل ہے، دو میں ایک ضرور شرمندہ ہو جاتا ہے۔ کسی پر اپنا ارادہ ظاہر نہ کرو، شاید نہ کرسکو، اپنے گھر کے نوکروں سے گھر کا حال نہ کہو، اس میں ذلت ہے، نوکروں سے بے تکلف نہ ہو، ہر وقت انھیں نہ چھیڑو کہ وہ تنگ آکر برابر سے جواب دینے لگیں۔ کم ظرفوں سے بچتی رہو، جو بات کہو موقع پاکر کہو۔ اگر کھانے کا ذکر ہو تو تم کپڑوں کا تذکرہ نہ کرو کہ مثل صادق آئے "ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ"۔ ایک کی بات ختم ہو جائے تو تم کہو، کسی کی بات میں دخل نہ دو، ہر ایک

کے ساتھ چخ چخ نہ کرو، یہ عورتوں کا عام دستور ہے کہ ایک کی بات دوسرے سے کہو، یہ بڑا عیب ہے، بے موقع بحث نہ کرو، شاید تمھیں منھ کی کھانا پڑے، بہت باتیں نہ کرو، بعض وقت کی بے جا بات دل کو صدمہ دیتی ہے۔ ع

کم گفتن وکم خفتن وکم خوردن عادت بگیر

اگر یہ عادتیں رکھوگی تو آرام سے رہوگی۔ مجلس میں بیٹھ کر کسی کی نقل نہ کرو، ہنس ہنس کر کسی کے عیب نہ کھولو، بہت ہنسنا دل کو مردہ کرتا ہے، گئی گزری بات کو نہ دہراؤ، بھولے ہوئے قصور یاد نہ دلاؤ، اگر کسی سے کچھ قصور ہو جائے تو معاف کردو، اس کا افسوس ظاہر نہ کرو، کسی چیز پر اَڑ نہ جاؤ کہ ہماری ہے جو اپنی کہے اسے دے دو، چاہے وہ کتنی ہی نایاب شے کیوں نہ ہو، اللہ تمھیں اس سے بہتر دے گا، گزرے ہوئے اور موجودہ غم کو دل میں جگہ نہ دو، نہ ہر وقت غموں کا ذکر کرو اللہ کی رحمت کو یاد کرو، غم کرنے سے کچھ مل نہیں جاتا، اللہ مالک ہے، جو چاہے کرے، صبر کرو، قرآن مجید میں آیا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰابِرِیْنَ ○ بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

اس سے زیادہ اور کیا چاہتی ہو کہ اپنا مالک اپنے ساتھ ہو، دنیا کی خوشی اور غم دونوں فانی ہیں، آخرت کو یاد کرو، کوئی شخص اگر تمھاری

مروت ومحبت یا کسی اور خیال سے تمھارا کچھ کام کردے تو اس کام میں برائی نہ نکالو، اگر تمھیں عادت ہو تو خود کرو، دوسرے کو مفت میں تکلیف نہ دو، ہر شخص کا احسان مانو، جس نے لوگوں کا احسان نہ مانا اس نے اللہ کا احسان نہ مانا، جس سے پردہ کرو اچھی طرح سے کرو، صورت تو چھپاؤ اور آواز سناؤ، یہ طریقہ اچھا نہیں ہے، صورت کا آواز سے اندازہ ہو جاتا ہے، اپنے رشتہ داروں سے اگر پردہ کرو تو اس خوبی سے کرو کہ ملال کا موقع نہ آئے، بری خصلتوں سے اور بری اداؤں سے بچو، دانتوں سے ناخن کاٹنا، انگلیاں توڑنا، مجلس میں انگلیاں الجھانا، سر پیٹنا، سر ٹھوکنا، سب کے سامنے جوئیں نکالنا، بات کرتے وقت ہاتھ ملنا، سر پھیرنا، گردن موڑنا وغیرہ یہ سب بے ہودہ عادتوں میں شمار ہیں، اپنے گھر میں کسی اجنبی کو نہ رکھو، اگر ضرورتاً رکھنا بھی چاہو تو ہر چیز سے واقف نہ ہونے دو، اگر اس کا خیال نہ کروگی تو نقصان اٹھاؤ گی خوب یاد رہے کہ اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔ سب کے ساتھ نیکی اس طرح نہ کرو کہ تم بے وقوف سمجھ کر لوٹ لی جاؤ، پھر منھ دیکھتی رہ جاؤ، بے جا نیک مزاجی، بے محل سعادت مندی بے وقوفی میں شامل ہے۔

نوکروں سے بھی ایسی مروت نہ کرو کہ وہ لوٹیں کھائیں، حساب برابر لیتی رہو مگر نرمی کا معاملہ رکھو۔ بے جا سختی اچھی نہیں ہوتی اس سے بجائے فائدہ کے اکثر نقصان ہوتا ہے۔

باب ہشتم

دعا

دعائیں مانگنا خاصانِ حق کی طرزِ عادت ہے
دعائے صبح وآہِ شب کلید گنجِ راحت ہے
ہوئی ہیں کشوریں مفتوح خاصوں کی دعاؤں سے
الٹ تختے گئے ہیں اولیاء کی بددعاؤں سے

دعا میں دنیا وآخرت کی خوبیاں مضمر ہیں

اگر مصیبت سے امان چاہتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی خواہش ہے تو دعا کرو، مصیبت میں کام آنے والی اور خدائے واحد سے ملانے والی یہی دعا ہے۔اے میری بہنو! اس نعمت سے محروم نہ رہو جو تسکین دعا سے ہوتی ہے، وہ کسی دوا سے ممکن نہیں، تم دعا مانگ کر اس کا تجربہ کرسکتی ہو، تم مجھے بتاؤ:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ

ترجمہ: بھلا کون ہے جو مجبور وبے قرار کی دعا کو سنتا ہے

اور برائی کو دور کر دیتا ہے۔

کس کے بارے میں ہے، اللہ تعالیٰ کو دعا سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور بندہ کی عاجزی کا پورا پورا نقشہ ہوتا ہے، فریاد کمزور دل سے نکلتی ہے مگر آسمان وزمین، عرش وملک اس سے ہل جاتے ہیں، درِ اجابت تک سیدھی جاتی ہے، اس کی تائید میں کلام الٰہی دیکھو، ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

ترجمہ: تمھارے رب نے کہا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

یہ دیکھ کر اس کے حکم کی تعمیل کیوں نہ کریں، اس کے آگے ہاتھ کیوں نہ پھیلائیں۔ اور ہم کیوں دنیا وآخرت کی خوبیوں سے محروم رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کیوں سرفراز نہ ہوں۔

اے میری بہنو! جہاں تک ممکن ہو اپنی زندگی اس مبارک مشغلہ میں بسر کرو تاکہ تمھیں مالک حقیقی کی خوشی اور رضامندی حاصل ہو، اس کے باعث تم دنیا میں بھی خوش نصیب کہلاؤگی، اور آخرت میں بھی کامیاب ہوگی، یاد رہے کہ دعا مثل بھیک مانگنے کے ہے، بھیک مانگنا ذلت ہے، یعنی تم نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلاؤ، یہی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، دعا نہ مانگنا غرور وتکبر کی دلیل ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔

دعا کی قبولیت کے طریقے

بندیوں اور بندوں کو چاہیے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں، اور قبولیت کی امید رکھیں، زندگی میں قبول ہوئی تو خیر ورنہ آخرت کے لیے ذخیرۂ رحمت بنے گی اور آخرت کی فکر دنیاوی تفکرات سے بہتر ہے۔ اس وقت ہر شخص یہ تمنا کرے گا کہ کاش کوئی دعا دنیا میں قبول نہ ہوتی تو اچھا تھا، اللہ تعالیٰ قادر ہے، جو چاہے تمھیں دے سکتا ہے، مگر جو یہاں تمھارے حق میں بہتر نہیں وہ روک رکھتا ہے، اور تم بے جانے بوجھے مایوس ہو جاتی ہو، ایسا نہ چاہیے، یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ تمھیں چاہتا ہے، اسی لیے وہ خلاف مصلحت کوئی کام نہیں کرتا، اسے اپنے بندہ اور بندی کی فلاح و بہبود کا خیال ہے، وہ اپنے بندوں اور بندیوں کو جو مناسب سمجھتا ہے دیتا ہے اور جو مناسب نہیں سمجھتا نہیں دیتا تو اس صورت میں رضا و تسلیم فرض ہے۔ غرض یہ کہ وہ وعدہ فرما چکا ہے، ہر ادنیٰ و اعلیٰ کو چاہیے کہ اسی کو پکاریں اور اسی سے مانگیں تا کہ وہ فرمانبردار جان کر خوش ہو۔ اور اس کی رحمت اور بخشش نصیب ہو۔

دعا کے ساتھ امید شرط ہے

اے میری امیدوار بہنو! جب تم اللہ تعالیٰ کو پکارو تو اس سے

امید بھی رکھو، وہ ضرور تمھاری خواہشیں اور ضرورتیں پوری کرے گا، کیونکہ وہ بڑی غیرت والا اور رحیم وکریم آقا ہے، اپنے سائل کو خالی ہاتھ پھیرنے سے شرم آتی ہے، وہ رحمٰن ورحیم ہے، اپنے بندوں اور بندیوں کو مایوس نہیں کرتا، جو کچھ تم مانگوگی وہ ضرور دے گا، مگر چونکہ وہ حکیم وعلیم اور با اختیار حاکم ہے، اس لیے اگر درخواست نا مناسب ہوگی تو پوری نہ کی جائے گی۔ یہ بھی اس کی مہربانی ہے، کسی آنے والی بلا کو ٹال دینا بھی ایک انعام ہے، وہ جانتا ہے اور تمھیں خبر نہیں، دعا کرکے ناامید ہوجانا کفرانِ نعمت ہے، تمھیں کیا خبر کہ کیا آفت آنے والی تھی، جو دعا سے ٹل گئی۔ اللہ کی رضا پر راضی رہو، یاد رہے، اگر تمھیں اس نے دعا کی توفیق دی ہے تو بس وہ قبول ہوکے رہے گی اور دعا کی توفیق ملنا بھی اس کا بڑا احسان ہے۔

مصیبتوں کا علاج دعا میں ہے

یہ وقت بہت ہی خطرناک ہے، جو دن چین اور امن سے گزر جائے اس کو غنیمت سمجھو، قرب قیامت ہے، امن وامان کے دن رخصت ہوچکے ہیں، اب یکے بعد دیگرے مصیبتوں کا مقابلہ کرنا ہے، اور جو مصیبتیں تم اٹھا چکی ہو، یہ آنے والی مصیبتوں کے آگے پیچھے ہوں گی، اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے اور سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ

خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ

ترجمہ: اے اللہ ہمارے تمام معاملات کا انجام بہتر فرما، اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔

ان مصیبتوں کے دفعیہ کی کوئی صورت نہیں سوائے دعا کے، اب میں تمھیں ایسی صورت بتاتی ہوں کہ اگر تم اس پر عمل کروگی تو انشاء اللہ ہر خطرہ سے محفوظ رہوگی، ہر بلا سے دور رہوگی، اللہ تمھاری حفاظت فرمائے گا، وہ صورت یہ ہے کہ تم اس کی پابندی کرلو کہ پانچوں وقت کی نمازوں کے بعد اور خاص کر فرض کے بعد اللہ کے حضور میں ہاتھ پھیلا کے ہر برائی سے پناہ مانگو اور ہر بھلائی کی التجا کرو، دعا سے بہتر کوئی چیز نہیں، حدیث شریف میں آیا ہے کہ دعا کرنے والا ہلاک اور برباد نہیں ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ مجھ سے مانگو میں تم کو دوں گا، تو بتاؤ کہ جب کریم آقا وعدہ فرما رہا ہے کہ میں دوں گا تو کیا سائل کو خالی پھیر دے گا، ہے تم کو ایسا گمان، پھر حدیث شریف میں ہے کہ نہیں ٹالتی قضا کو کوئی چیز مگر صدقہ اور نہیں دور کرتی بلا کو کوئی چیز مگر دعا۔

دعا کے برکات اور اس کے ثمرات

تم دنیا کے سارے کام کرتی ہو اور دن بھر دنیا کے دھندے میں لگی رہتی ہو، محنت کرتی ہو، تھکتی ہو، اگر تھوڑا وقت اس کے لیے

نکال لو تو تمھیں دنیا و آخرت کا فائدہ حاصل ہو جائے گا، اور تم اللہ کے ذمہ ہو جاؤ گی اور وہ تمھارے کاموں کا کفیل ہو جائے گا، ان ہی دعاؤں کی برکت سے مجھے وہ وہ حاصل ہوا ہے کہ میرا دل جانتا ہے، میں اس منعم حقیقی کا شکریہ کس زبان سے ادا کروں۔

میں کس قابل تھی اے لوگو جہاں میں
مگر سب کچھ دیا اس نے بلا کے

دعا وہ کھیتی ہے کہ جس پر مخالف ہوا کا گزر نہیں، دعا وہ باغ ہے جس کا ہر پھل شیریں اور لذیذ ہے اور ہر مرض کے لیے شفا بخش ہے مگر دعا کے لیے یہ شرط ضروری ہے کہ حق تعالیٰ سے مانگ کر حسن ظن رکھو، یہ سمجھ لو کہ ملے گا ضرور، اتنے بڑے دربار سے، ایسے کریم کے در سے خالی نہیں پھر سکتی اور دیر ہونے پر گھبرا کے دعا کرنا نہ چھوڑو جب ایسا حسن ظن رکھو گی تو ضرور پاؤ گی۔

اب میں تم کو کچھ روز مرہ کے وظائف بتاتی ہوں، جن کو تم عقیدہ کے ساتھ پڑھو گی تو انشاء اللہ دنیا و آخرت کا فائدہ اٹھاؤ گی اور تمھاری ہر مشکل آسان ہو گی اور ہر مصیبت دور ہو گی۔

باب نہم

معمولات

صبح وشام کا وظیفہ

صبح وشام ایک تسبیح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ پڑھ لیا کرو، یہ مبارک وظیفہ ہے، اگر تم دونوں وقت اس کی پابندی کر لوگی تو بڑے درجے تم کو ملیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ یہ دو کلمے اللہ کو بہت محبوب ہیں، زبان پر ہلکے مگر ترازو پر بہت بھاری ہیں اور ایک ایک تسبیح استغفار اور درود شریف کی بھی پڑھ لیا کرو تاکہ دن میں اگر تم سے کوئی خطا ہو جائے تو وہ استغفار کی وجہ سے معاف ہو جائے۔

پانچوں نمازوں کے بعد پڑھنے کی سورتیں

کلام پاک کی کچھ سورتیں بھی یاد کر لو، اگر تم میں کچھ ہمت ہو تو پانچ سورتیں یاد کر لو کہ صبح، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کو پڑھ لیا کرو، وہ

پانچ سورتیں یہ ہیں:۔ سورۂ یسٰین، سورۂ فتح، سورۂ نبا، سورۂ واقعہ، اور سورۂ ملک۔ اگر تم پانچ نہ یاد کر سکو، یا یاد تو کر لو، لیکن پڑھنے کے مواقع نہ ملیں تو سورۂ یسٰین، سورۂ واقعہ، اور سورۂ ملک تو ضرور یاد کر لو، سورۂ یسٰین کی برکت سے اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت کی مشکل آسان کرے گا، سورۂ واقعہ سے آخرت کا بھی فائدہ اور دنیا کا یہ فائدہ ہے کہ اس کی برکت سے کبھی فاقہ نہ ہوگا اور سورۂ ملک قبر میں مونس ہوگی، عذاب قبر نہ ہوگا، مجھے امید ہے کہ میرے لکھنے پر توجہ کروگی، کیونکہ میں تمھارے ہی فائدہ کے لیے لکھ رہی ہوں، اگر توجہ کروگی تو دنیا وآخرت کی دولت سمیٹ لوگی۔ اور ہر طرح کے نقصان سے محفوظ رہوگی۔

حزب الاعظم کا ورد

بہتر یہ ہے کہ حزب الاعظم روز پڑھ لیا کرو، سات منزل ہیں۔ سنیچر سے شروع کرو، جمعہ کو ختم کرو، یوں برابر پڑھتی رہو، یہ وہ نعمت ہے کہ سال میں ایک مرتبہ بلکہ زندگی میں بھی ایک مرتبہ پڑھ لوگی تو بھی فائدہ سے محروم نہ رہوگی، اگر باسند پڑھو تو بہتر ہے، ورنہ مجبوری ہے، پڑھو ضرور، حاشیہ پر نظر کر لیا کرو، اس کی ترکیب ضرور ہوگی، مترجم ہو تو بہتر ہے کہ ترجمہ بھی دیکھتی جاؤ۔

اگر تم کہتی ہو کہ ہمیں دعا کرنا نہیں آتا تو اس سے بہتر کیا دعا

ہو سکتی ہے، یہ بات ضرور کہوں گی، اگر چہ تمھیں کڑوی لگے، اگر اسکول کی تعلیم یافتہ کو دیکھو گی تو اس کی ہر ادا پر رشک کروگی اور اس سے بڑھنے کی کوشش کروگی، چاہے تمھارے امکان میں ہو یا نہ ہو، محنت کرکے وہ خوبیاں حاصل کرلوگی، اور اگر رابعہ بصریؒ کو دیکھو گی تو تعریف کروگی، مگر نہ تمھیں رشک آئے گا نہ ان کی تقلید کروگی، محنت اور کوشش کا کیا ذکر، یہ وقت کی خرابی اور ایمان کی کمزوری ہے۔

تسبیح فاطمہ اور درود شریف

نماز وقت پر پڑھو اور اطمینان سے پڑھو اور رکوع وسجود میں غلطی نہ کرو اور نہ جلدی کرو، اور نماز کے بعد کچھ وظیفہ بھی پڑھا کرو، اور درود شریف اور تسبیح وغیرہ اور استغفار اور کلمہ طیبہ، کلمہ توحید کم از کم تسبیح وغیرہ پڑھ لیا کرو، رات کو بستر پر لیٹ کر سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار، اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھ لیا کرو، یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تسبیح ہے۔ جب آپ نے اپنے والد رسول مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر عرض کی کہ چکی پیستے پیستے میرے ہاتھ گھس گئے، ایک باندی مل جائے تو بہتر ہے، آپ نے اپنی لخت جگر سے فرمایا، اے فاطمہ! میں تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو باندی سے بدرجہا بہتر ہو، اس وقت یہ تسبیح ارشاد فرمائی۔ اس وقت یہ تسبیح بہت مفید ہے۔ یہ وقت

ہر مسلمان کے لیے بہت سخت ہے، نہ تو کر ملتا ہے اور نہ تم رکھ سکتی ہو۔

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ، اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

سات آیات کریمہ کا ورد

صبح وشام یہ سات آیات کریمہ پڑھنے سے کوئی مصیبت نہیں پہونچتی، تمھیں اس کا علم نہیں ہوتا کہ کیا مصیبت آنے والی تھی جو ٹل گئی۔

(۱) قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ھُوَ مَوْلٰنَا وَ عَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ○ (سورہ توبہ: ۵۱)

(۲) وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ یُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ○ (سورہ یونس: ۱۰۷)

(۳) وَمَامِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّھَا وَمُسْتَوْدَعَھَا کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ○ (سورہ ہود: ٦)

(۴) اِنِّی تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ رَبِّی وَرَبِّکُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّی عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ (سورہ ہود: ۵۶)

(۵) وَکَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَ اِیَّاکُمْ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ (سورہ عنکبوت ۶۰)

(۶) مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا یُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ○ (سورہ فاطر: ۲)

(۷) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِکٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ عَلَیْهِ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ○ (سورہ زمر: ۳۸)

مُناجاتیں

مایوس مت ہو اے دل دستِ دعا اٹھا کر
پھیرے گا وہ نہ خالی در سے تجھے بلا کر

مایوس تو مجھ کو نہ کر مشہور ہے تیرا کرم

اے بادشاہ دو جہاں مجھ پر بھی کر فضل و کرم
ہو کر تری جاؤں کہاں کس سے کہوں یہ درد و غم

تجھ سے مری فریاد ہے اے بیکسوں کے دادرس
مجھ کو نہ کر دنیا میں تو اب مبتلائے رنج و غم

تیری صفت رحمٰن ہے اور ہے صفت تیری رحیم
ضائع نہیں کرتا ہے تو محنت کسی کی بیش و کم

اپنے کلام پاک میں لَا تَقْنَطُوْا تو نے کہا
کیوں کر نہ تیرے قول پر یارب رہوں ثابت قدم

آ کر تیرے دربار میں کہتی ہوں رو کر اے کریم
مایوس تو مجھ کو نہ کر مشہور ہے تیرا کرم

یہ سر بسر دربار ہے اے مالک مختار تو
چاہے کرے لطف و کرم چاہے کرے یہ سر قلم

تیرا ہی یہ دربار ہے آتے ہیں سب شاہ و گدا
پھرتا نہیں خالی کوئی کرتا ہے تو سب پر کرم

ذرہ کو گر چاہے تو ہی پل میں کرے رشک قمر
تیری صفت یہ دیکھ کر کیوں حوصلہ ہو میرا کم

تو قادرِ ذی شان ہے شہرت ہے تیرے فضل کی
بہتر نہ اب غمگین ہو، اس پر بھی ہو تیرا کرم

جو مانگا ہے جو مانگیں گے خدا سے ہم وہی لیں گے

جو مانگا ہے جو مانگیں گے خدا سے ہم وہی لیں گے
مچل جائیں گے روئیں گے کہیں گے ہم یہی لیں گے

نہیں دشوار کچھ تجھ کو جو تو چاہے ابھی دیدے
کہ ہم محتاج تیرے ہیں تو جو دے گا وہی لیں گے

ترا فضل وکرم تیری عنایت دیکھ کر اس دم
رہیں گے پھر نہ ہم چپ یوں کہیں گے ہم ابھی لیں گے

نہیں گو ہم کسی قابل مگر تیری عنایت ہے
جو تری شان کے لائق ہے ہم تجھ سے وہی لیں گے

کیا تو نے طلب ہم کو اٹھیں گے ہم نہ اس در سے
نہ جائیں گے نہ جائیں گے ابھی لیں گے وہی لیں گے

ارے بہتر نہ تو گھبرا جو مانگے گی وہ پائے گی
کہے گی جب تو یہ رو کر کہ ہم اس دم یہی لیں گے

خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

الٰہی اب ہو تری عنایت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں
یہ دور ہو اب غم کی حالت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

جہاں کے غم سے یہ دل مٹا ہے خیال کر کے کہ سب فنا ہے
الٰہی دل کو تو ہی دے راحت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

مٹا دے یارب یہ غم کی صورت اٹھاؤں کیونکر نہیں ہے طاقت
خوشی میں گزرے ہر ایک ساعت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

یہ میری اولاد بہرہ ور ہو، دعا یہ میری جو پُر اثر ہو
رہے جہاں میں سدا یہ راحت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

یہ باغ عالم میں وہ شجر ہوں سدا جو سر سبز باثمر ہوں،
اگر ہو مجھ پر بھی یہ عنایت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

تو ہی تو ایک سے کرے ہزاروں، ہزار سے کر دے چاہے لاکھوں
ہے تیری قدرت ہے تیری عادت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

اگر جہاں میں یہ دل حزیں ہے یہ بات بہتر کے دل نشیں ہے
ابھی ہو تیری اگر عنایت، خوشی کے دن ہوں خوشی کی راتیں

مقبول سب فریاد کر، یارب مری فریاد سن

مشکل کشا حاجت روا، یارب مری فریاد سن
تیرے ہی در کی ہوں گدا، یارب مری فریاد سن

چپکے کہے یا زور سے یعنی کہے جس طور سے
سنتا ہے سب کی غور سے، یارب مری فریاد سن

حاضر رہی ہوں روز و شب کرتی رہی ہوں میں طلب
کیوں دیر کی، کیا ہے سبب، یارب مری فریاد سن

آ کر صدا دربار میں دیتی رہی، ہر بار میں
پھر کیوں رہوں محروم میں، یارب مری فریاد سن

پھیلاؤں جب دست دعا آگے ترے رب العلیٰ
بھر دے تو یہ کاسہ مرا، یارب مری فریاد سن

در کی ہوں میں سائل تری قدرت کی ہوں قائل تری
مطلب ہوں سب حاصل مرے، یارب مری فریاد سن

جو جو کیا میں نے طلب مل جائے مجھ کو آج سب
ہوں دور سب رنج و تعب، یارب مری فریاد سن

مجھ کو نہ تو برباد کر بہتر کو تو اب شاد کر
مقبول سب فریاد کر، یارب مری فریاد سن

سن لے مغموم دلوں کی بھی دعائیں سن لے

اے مرے رب دلِ مضطر کی دعائیں سن لے
حال زارِ دلِ بیکل جو سنائیں سن لے
قید ہیں جال میں فکروں کے مثالِ طائر
بے قراری میں نکلتی ہیں دعائیں سن لے
دیکھ لے، دیکھ لے، ہاں دیکھ لے حالت میری
سن لے مغموم دلوں کی بھی صدائیں سن لے
یا الٰہی تجھے تیرے ہی کرم کا صدقہ
کر نہ مایوس مجھے میری دعائیں سن لے
ہیں خزانے ترے معمور تو پھر دیر ہے کیا
مانگنے والے کبھی خالی نہ جائیں سن لے
جو طلب میں نے کیا خاص عنایت سے دیا
تیرے قربان میری یہ بھی دعائیں سن لے
یہ مناجات کہی کہہ کے سنائی سب کو
داد اس کی ترے دربار سے پائیں سن لے
آج تسنیمؔ پہ ہو تیرے کرم کی بارش
آج ناکام تیرے در سے نہ جائیں سن لے

(امۃ اللہ تسنیم)

الٰهی لَا تُعَذِّبْنِی

مولانا محمد ثانی حسنیؒ

خداوندا میں سرتاپا خطا پاتا ہوں اسیرِ پنجۂ حرص وہوا ہوں
فقیر وخاکسار و بے نوا ہوں براہوں پر ترے در کا گدا ہوں

الٰهی لا تُعَذِّبنی فَاِنّی
مُقرٌّ بِالّذی قَدکان مِنّی

الٰہی تو رحیمِ بے کساں ہے الٰہی تیری رحمت بے کراں ہے
الٰہی تو ہی خلّاقِ جہاں ہے الٰہی تجھ پہ صدقے دل وجاں ہے

الٰهی لا تُعَذِّبْنی فَاِنّی
مُقرٌّ بِالّذی قَدْ کَان مِنّی

اسیرِ دام ہوں جرم وخطا کا ہے کیا کہنا ترے لطف وعطا کا
اِلٰهی عَبْدُکَ العَاصِی اَتَا کَا مقرٌّ بالذُّنُوبِ قَدْ دَعَا کَا

الٰهی لا تُعَذِّبْنی فَاِنّی
مُقرٌّ بِالّذی قَد کَان مِنّی

الٰہی مجھ پہ رحمت کی نظر کر مرے عیبوں سے یارب درگزر کر
شبِ تاریک دل میں تو سحر کر کرم گستر ہے تو اور بندہ پرور

اِلٰھی لا تُعَذِّبْنِی فَاِنِّی
مُقِرٌّ بِالَّذِی قَدْ کَانَ مِنِّی

سوا تیرے نہیں ہے کوئی میرا مری جاں بھی ہے تیری، دل بھی تیرا
سیہ بختی نے آکے دل کو گھیرا ہے اُف سایہ گناہوں کا گھنیرا

اِلٰھی لا تُعَذِّبْنِی فَاِنِّی
مُقِرٌّ بِالَّذِی قَدْ کَانَ مِنِّی

بقا تجھ کو ہے حاصل میں ہوں فانی ترے قبضے میں میری زندگانی
ندامت سے ہوں یارب پانی پانی خدایا میں ترا بندہ ہوں ثانی

اِلٰھی لا تُعَذِّبْنِی فَاِنِّی
مُقِرٌّ بِالَّذِی قَدْ کَانَ مِنِّی

ہیں محتاج تیرے گدا اور شاہ

خداوند قدوس و عالم پناہ
تری سلطنت تیرے ملک وسپاہ

تو مالک الملک ویوم الیقیں — تجھی کو ہے زیبا جلال اور جاہ
تو اللہ و رحمٰن و والی رحیم — بڑی محترم ہے تری بارگاہ
الٰہی تو ہے صاحبِ کن فکاں — ترے اک اشارہ پہ عالم تباہ
ترے در کے سائل نبیؑ و ولی — ہیں محتاج تیرے گدا اور شاہ
جسے چاہے پہنائے عزت کا تاج — جسے چاہے دکھلائے ذلت کی راہ
جسے چاہے دے رزق تو بے حساب — جسے بھوک سے چاہے کردے تباہ
تری نعمتوں کا ہے گننا محال — ہے عاجز دماغ اور قاصر نگاہ
یہ جنگل بیاباں یہ کوہ و دمن — پہاڑ اور صحرا یہ آب و گیاہ
چرند و پرند اور جن و بشر — ترے ملک میں ہر سپید و سیاہ
چمن کے گل و لالہ و نسترن — زمیں آسماں اور یہ مہر و ماہ
یہ شرق اور غرب وشمال وجنوب — ہے ہر سمت و ہر جا تری جلوہ گاہ

ہمالہ کی چوٹی پہ تیری نظر　سمندر میں موتی پہ تیری نگاہ

ہدایت ضلالت ترے ہاتھ میں　تو گمراہ کر یا دکھا نیک راہ

ہے تیرے ہی قبضہ میں موت وحیات　تیرے آگے مجبور ہیں کج کلاہ

تری رحمتوں کی نہیں انتہا　عذاب وغضب وہ کہ تیری پناہ

ترے ذکر میں اور تری یاد میں　ہے پوشیدہ تسکین قلب و نگاہ

نہیں کوئی معبود تیرے سوا　زباں بھی مقر اور دل بھی گواہ

یہ نغمے تبسم ہنسی قہقہے　چھپا دل کا غم زباں کی کراہ

تو سنتا ہے اور عالم الغیب ہے　تو سب کا ہے مالک تو سب کا الٰہ

کرم کر الٰہی مرے حال پر　سراپا خطا ہوں مجسم گناہ

سن اے میرے مالک سمیع وبصیر　کہ اب لب پہ آئی مرے دل کی آہ

غضب مجھ پہ نازل نہ کر تو کبھی　کہ اس کا تصور ہی ہے جانکاہ

کرم کر الٰہی کرم کر کرم　کہ ہے عام تیرا کرم گہہ بگاہ

مجھے دونوں عالم میں کر سرخرو　نہ ہوں یاں ذلیل اور نہ واں روسیاہ

میں ثانیؔ ترا بندۂ کمتریں

ہوں رکھتا تری رحمتوں پر نگاہ

(مولانا محمد ثانی حسنیؒ)

السلام اے بے کسوں کے غم گسار

آرہی ہے یاد مجھ کو بار بار
گلشن طیبہ کی صبح مشکبار

سبز گنبد کا جمالِ دل فروز وہ کلس کا حسن دلکش نور بار
روضۂ جنت وہ محراب النبیؐ سر بسجدہ ہونے والوں کی قطار
حاضری آقا کے در خدّام کی سر جھکائے، دل کو تھامے، اشکبار
روضۂ اطہر پہ ہردم صبح وشام وہ سلاموں کی بہار اندر بہار
کاش مجھ میں طاقتِ پرواز ہو اُڑ کے پہنچوں اپنے آقا کے دیار
چھوڑ دو اپنے دلِ بے تاب کو جب قریب آئے مدینہ کا حصار
میں چلوں چل کرتھموں تھم کر چلوں نعت پڑھتا جھومتا مستانہ وار
روضۂ اقدس پہ ہو جب حاضری ہوں نگاہیں پست وآنکھیں اشکبار
تھام کر پردے حریم خاص کے میں کروں عرض اے حبیبِ کردگار
السلام اے رحمۃ للعالمین السلام اے مرسلِ پروردگار
السلام اے راحتِ قلب ونظر السلام اے وجہِ تسکین وقرار
السلام اے محسنِ انسانیت السلام اے بے کسوں کے غم گسار
حاضری کے گرچہ میں لائق نہیں ہوں ذلیل وکم نظر، بے اعتبار

ہے مگر اک خاص نسبت آپ سے ہوں غلام بے نوا و خاکسار

آپ کی الفت میں، میں دیوانہ ہوں آپ ہی کا عشق کا ہوں بادہ خوار

آپ ہیں میری نگاہِ مست میں آفتابِ شوق و جانِ انتظار

آپ کے در پر جو میں حاضر ہوا مل گئی مجھ کو حیاتِ نوبہار

خوبیٔ قسمت پہ مجھ کو ناز ہے ہم کلامی کا ملا جو مجھ کو افتخار

خوب دل بھر کے سناؤں حالِ دل حسرتیں دل کی نکالوں بار بار

بارشِ عرقِ ندامت اس طرف اُس طرف ہو نور ورحمت کی پھوار

اس طرف ہو عشق و مستی درد و سوز اس طرف ہو اک تبسم نو بہار

دیر تک کہتا رہوں روتا رہوں کم نہ ہوں آخر تلک، اشکوں کے تار

آبلہ پا آپ کی گلیوں میں پھر کر کے اپنے جیب و دامن تار تار

نام لے لے کر خدا کا میں پھروں رات ،دن شام و سحر دیوانہ وار

آپ کے قدموں پہ میں دم توڑ دوں جان دے دوں آپ پر پروانہ وار

ایک گوشہ میں بقیع پاک کے خاک کا پیوند ہوں زیرِ جدار

پھر نصیبا جاگ جائے گا مرا ہوگا میرا خوش نصیبوں میں شمار

ہاں اسی صورت میں پھر آجائے گا
عمر بھر کی بے قراری کو قرار

(مولانا محمد ثانی حسنیؒ)